تھکے تھکے سے بوجھل لمحوں کے لیے اکسیر
ابنِ صفیؒ کی زندہ جاوید تحریر
عمران کا ایک مکمل کارنامہ

ادھورا آدمی

ابنِ صفی

تھکے تھکے سے بوجھل لمحوں کے لیے اکسیر
ابنِ صفی کی زندہ جاوید تحریر
عمران کا ایک مکمل کارنامہ

ادھورا آدمی

ابنِ صفی

سیکرٹ سروس کا ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے تنویر نے اس حکم کی تعمیل کی تھی لیکن دل پر آرے چل رہے تھے! بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ جولیا اور عمران خوش فعلیوں میں مصروف ہیں اور وہ دُور سے اُن کی نگرانی کرتا رہے۔ ایکس ٹو کے حکم کے مطابق اسے اس پہلو پر بھی نظر رکھنی تھی کہ اُس کے علاوہ اور کوئی بھی تو اُن میں دلچسپی نہیں لے رہا۔ جولیا عمران کے شانے پر ہاتھ مار مار کر قہقہے لگا رہی تھی اور تنویر دل ہی دل میں اپنے نادیدہ چیف کو گالیاں دے رہا تھا۔ وہ دونوں مگن تھے اور ایسا لگتا تھا جیسے انھیں وہاں تنویر کی موجودگی کا علم ہی نہ ہو۔

"آج سے تمھاری عمر پانچ سال اور میری آٹھ سال!" عمران جولیا سے کہہ رہا تھا "اب بتاؤ تمھارے لیے کیا منگواؤں؟"

"لیمن ڈراپس؟" جواب ملا۔ تنویر نے اُن سے تھوڑی دور فاصلے پر اپنے لیے ایک میز منتخب کی تھی اور بیٹھا جل بھُن رہا تھا۔ یہاں کی مخصوص ڈش ماہی مسلم تھی اور جولیا کو مچھلی کی بُو سے نفرت تھی، اس لیے مینو پر وہ جھگڑ بیٹھے۔

"لیکن میں مچھلی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہُوا بولا۔

"نام نہ لو میرے سامنے مچھلی کا!"

"حالانکہ خود بھی دھوتر مچھلی ہی کی سی شکل لیے پھرتی ہو"

"کیوں بکواس کر رہے ہو میں اس میز پر مچھلی نہیں آنے دوں گی"

"مچھلی ضرور آئے گی، دیکھتا ہوں کہ تم کیسے روکتی ہو!" عمران نے کسی قدر اونچی آواز میں کہا اور آس پاس کے لوگ چونک کر انھیں دیکھنے لگے۔

"یہ کیا بے ہودگی ہے" جولیا آہستہ سے بولی۔

"مجھے کہنے دو کہ تم سے زیادہ بدذوق عورت آج تک میری نظر سے نہیں گزری" عمران کی آواز اب بھی اونچی ہی تھی۔ تنویر کے نتھنے پھولنے لگے اور وہ بھول گیا کہ یہاں کیوں آیا تھا۔ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُن کی میز کے قریب جا پہنچا۔

"حد سے زیادہ بدتمیز ہو" وہ عمران کو گھورتا ہُوا آہستہ سے بولا۔

"اچھا جی... ! تم کون ہو؟" عمران کے تیور مزید بگڑ گئے۔ تنویر نے جولیا کی طرف دیکھا، لیکن اس نے پہلے ہی اپنا منہ پھیر لیا تھا! اُسے سچ مچ یہاں تنویر کی موجودگی کا علم نہیں تھا کیونکہ [illegible] ہی سے اس کی پشت تنویر کی طرف رہی تھی۔

"مجھے حیرت ہے کہ تم اس بدتمیز کو برداشت کر رہی ہو!" تنویر نے اس بار جولیا کو مخاطب کیا کچھ اور بھی کہنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن الفاظ حلق ہی میں گھٹ کر رہ گئے کیونکہ اچانک عمران نے اس کا گریبان پکڑ کر اس طرح جھٹکا دیا تھا کہ وہ فرش کی جانب جھکتا چلا گیا۔ پھر بیٹھے ہی بیٹھے اس کی ٹھوڑی پر گھٹنا بھی مارا تھا۔ تنویر کے حلق سے ہلکی سی کراہ نکلی اور وہ چاروں خانے چت ہوگیا۔ اس کے بعد اچھا خاصا ہنگامہ برپا ہوگیا تھا.... لوگ چاروں طرف سے دوڑ پڑے تھے۔ ان میں ہوٹل کا عملہ اور گاہک سبھی شامل تھے۔ جتنی دیر میں تنویر دوبارہ اٹھتا پتہ نہیں کیا کیا ہوگیا تھا لیکن نہ اب وہاں عمران تھا اور نہ جولیا تھی البتہ کوئی غیر ملکی انگریزی میں چیخنے لگا "میرا بریف کیس... میرا بریف کیس... چور... چور... چور..."

اور پھر تنویر پر بوکھلاہٹ کا دورہ پڑا تھا۔ لوگ اسے گھیرے ہُوئے سوالات کی بوچھار کر رہے تھے اور وہ "کچھ نہیں... کچھ نہیں..." کہتا ہُوا مجمع سے نکل ہی جانا چاہتا تھا کہ کسی نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

تنویر جھنجلا کر پلٹ پڑا۔

سامنے ایک سفید فام اجنبی کھڑا اُسے گھور رہا تھا پھر وہ تحکمانہ لہجے میں بولا "میرے ساتھ چلو"

"کیوں... کون ہو تم؟" تنویر غرّایا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا" وہ اسے کھینچتا ہُوا صدر دروازے کی طرف لے چلا۔ دوسرے [illegible] رہ گئے لیکن دوسرا آدمی ابھی تک اپنے بریف کیس کے لیے چیخے جا رہا تھا۔ غیر ملکی تنویر کو مجمعے سے نکال لایا...

"گاڑی میں بیٹھ جاؤ" اس نے [illegible] سے کھڑی ہوئی گاڑی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"تمھارا دماغ تو نہیں چل گیا! کیوں بیٹھ جاؤں"

"جو کچھ کہا جا رہا ہے کرو" گاڑی کے اندر سے آواز آئی۔ اور اب تنویر نے پچھلی نشست پر نظر ڈالی... ایک آدمی گاڑی میں موجود تھا اور اس کے ریوالور کی نال تنویر ہی کی طرف اُٹھی ہُوئی تھی۔

"لل لیکن یہ سب کیا ہے؟" تنویر نے بھرّائی ہُوئی آواز میں احتجاج کیا۔

"بیٹھو... !" اسے زوردار دھکا دیا گیا۔ پھر چُپ چاپ گاڑی میں بیٹھتے ہی بنی تھی... اور اب اسے پوری طرح ہوش آگیا تھا۔ کیسی حماقت سرزد ہوئی تھی؟ وہ دل ہی دل میں خود کو گالیاں دیتا رہا۔ آخر وہ اس حقیقت کو کیسے فراموش کر بیٹھا تھا کہ عمران اور جولیا پر نظر رکھنے کی ہدایت ایکس ٹو سے ملی تھی۔ یعنی وہ ڈیوٹی پر تھا۔ آخر ایسی حالت میں اسے غصّہ آیا ہی کیوں؟ اب پتہ نہیں کن حالات سے گزرنا پڑے گا۔ کار ائرپورٹ سے کسی نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہُوئی تھی۔ تنویر خاموش ہی رہا اور اب تو وہ اپنے انداز میں لاپرواہی پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

لیکن سوال تو یہ ہے کہ ان لوگوں نے آخر اسے کیوں دھر لیا تھا! کم از کم یہ تو معلوم ہی ہونا چاہیے۔ بہرحال اس نے کچھ دیر بعد کہا "آخر تم لوگ کون ہو اور مجھ سے کیا چاہتے ہو؟" سفید فام غیر ملکی جو اگلی سیٹ پر تھا ہنس کر بولا "ایک بہت خوبصورت لڑکی تم پر عاشق ہوگئی ہے، اس کے پاس لیے جا رہے ہیں"

"مَیں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں" تنویر غرایا اور ریوالور کی نال اس کے پہلو میں کچھ زیادہ... ہی چبھنے لگی۔ اس کے برابر والا آدمی دیسی ہی تھا اور ڈرائیور بھی غیر ملکی نہیں معلوم ہوتا تھا۔

"مناسب یہی ہوگا کہ تم اپنی زبان بند رکھو" برابر والے نے کہا۔

"نہیں بولنے دو" اگلی سیٹ پر سے غیر ملکی نے کہا "اُس کی آواز میں بڑا لوچ تھا مجھے بھی پسند آیا"

"میں سمجھ گیا" تنویر نے ناخوشگوار لہجے میں کہا "تم لوگ اُس بدمعاش کے ساتھی معلوم ہوتے ہو جس نے مجھ پر حملہ کیا تھا"

"تم اسے بدمعاش کہہ رہے ہو" غیر ملکی بولا "حالانکہ تم خود ہی اُٹھ کر اس کی میز کے قریب گئے تھے"

"اس نے خواہ مخواہ مجھے گھونسہ دکھا دیا تھا"

"تم غلط کہہ رہے ہو۔ وہ تو اس عورت سے جھگڑا کر رہا تھا جو اس کے ساتھ تھی۔ میں سمجھا شاید تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ دونوں تمھارے لیے اجنبی تھے"

"اجنبی تو تھے ہی" تنویر جلدی سے بولا لیکن وہ مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں ہنس پڑا تھا۔

"اچھا تو تم اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ وہ میرے لیے اجنبی نہیں تھا" تنویر نے کہا۔ پھر یک بیک بپھر کر بولا "مگر تم کون ہو مجھ سے بازپرس کرنے والے۔ وہ کوئی بھی رہا ہو"

"تمھیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ ہم کون ہیں اور وہ کون تھا" جواب ملا۔

تنویر کو اچانک وہ شخص یاد آیا جو ایکروفے والے ہنگامے کے دوران میں "میرا بریف... میرا بریف کیس" کی ہانک لگاتا رہا تھا "اُوہ۔ تو یہ بات ہے" اس نے سوچا "اب یہ لوگ یہ ثابت کرنے پر تُلے ہُوئے ہیں کہ ہنگامہ اسی لیے برپا کیا گیا تھا کہ افراتفری کے عالم میں کسی کا بریف کیس غائب کر دیا جائے۔ ہو سکتا ہے یہ اسی کے ساتھی ہوں جو بریف کیس کے لیے چیخ رہا تھا" اس نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچے اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ پہلو میں ریوالور کی نال بدستور چُبھ رہی تھی۔ باہر پھیلے ہُوئے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑتا رہا... گاڑی سڑک کو چھوڑ کر ایک تاریک راستے پر ہولی تھی۔ پھر دفعتاً اس کے قریب بیٹھے ہُوئے آدمی نے کہا۔

"اب تمھاری آنکھوں پر پٹّی باندھی جائے گی"

"جو دل چاہے کرو" تنویر ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "میری تو عقل ہی خبط ہو کر رہ گئی ہے"

"اُردو بڑی اچھی بول لیتے ہو"

"کیوں نہ بولوں۔ کیا میں یورپ میں پیدا ہُوا تھا"

"بالکل نہیں۔ بالکل نہیں... تم تو دیوان غالب سے برآمد ہُوئے ہو" دیسی آدمی ہنس کر بولا۔ اور پھر اس نے تنویر

کی آنکھوں پر ربڑ کا تسمہ چڑھا دیا تھا۔

"تکلیف ہو رہی ہے بھائی۔ آخر کیا ارادے ہیں؟" تنویر کراہا۔

"واقعی دوست! تم حیرت انگیز... ایسی بامحاورہ اُردو تو میں بھی نہیں بول سکتا۔" دیسی آدمی نے کہا۔

"تم لوگ آخر مجھے سمجھتے کیا ہو؟" تنویر پھر بھنا گیا۔

"جلد ہی اطلاع مل جائے گی کہ ہم تمھیں کیا سمجھتے ہیں۔" پھر تنویر کے بولنے سے پہلے ہی گاڑی ایک دھچکے کے ساتھ رُک گئی تھی کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے اُتارا۔ اب وہ اپنی گردن پر ریوالور کی نال کا دباؤ محسوس کر رہا تھا۔ کچھ دُور پیدل چلنے کے بعد اس سے رُکنے کو کہا گیا اور آنکھوں پر سے ربڑ کا تسمہ ہٹا دیا گیا۔ اس نے بوکھلا کر چاروں طرف نظر دوڑائی تھی۔

... یہ کسی عمارت کا ایک بڑا کمرہ تھا۔ دروازے کے قریب ہی دیسی آدمی ریوالور لیے کھڑا نظر آیا۔ جو اُسے یہاں تک لایا تھا۔ غیر ملکی کہیں نہ دکھائی دیا۔ تنویر دیسی آدمی کو گھور رہا تھا۔

"بیٹھ جاؤ۔" اس نے ریوالور کی نال سے ایک کُرسی کی طرف اشارہ کیا۔ تنویر نے بے پروائی ظاہر کرتے ہُوئے شانوں کو جنبش دی اور آرام سے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک غیر ملکی لڑکی کمرے میں داخل ہوئی اور دیسی آدمی کے قریب ہی ٹھٹک کر رہ گئی، تنویر کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھے جا رہی تھی۔

"روشے فنٹز واٹر۔" وہ آہستہ سے بولی اور دیسی آدمی کے ہونٹوں پر طنزیہ سی مُسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"سُن لیا تم نے۔" اس نے تنویر کو اُردو میں مخاطب کیا تھا۔

"کیا سُن لیا؟" تنویر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"تم روشے فنٹز واٹر ہو!"

"کیا بکواس ہے۔" تنویر اُٹھتا ہُوا دھاڑا۔

"بیٹھے رہو...۔" تنویر دھم سے بیٹھ گیا۔ اس نئی اطلاع پر اسے شدّت سے غصہ آگیا تھا۔

"میں اس بے ہودہ مذاق کو برداشت نہیں کر سکتا۔" وہ مُٹھیاں بھینچ کر بولا۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے۔" لڑکی نے دیسی آدمی سے فرانسیسی... میں پوچھا۔

"خود کو روشے فنٹز واٹر تسلیم نہیں کرتا۔"

"جھوٹا ہے۔ یہ روشے کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ جولیانا کا بھائی جس نے میری بڑی بہن سے شادی کی تھی اور اس کی دولت سمیٹ کر ایک دن غائب ہوگیا۔" تنویر فرانسیسی سمجھ سکتا تھا لیکن اس نے یہی مناسب سمجھا کہ اپنے چہرے پر لاتعلقی کا تاثر برقرار رکھے۔

"کیا تم روشے نہیں ہو۔" لڑکی نے براہِ راست اس سے سوال کیا اور تنویر ہونقوں کی طرح دیسی آدمی کی طرف دیکھنے لگا۔

"مجھ سے کیا کہہ رہی ہے؟" اس نے بالآخر پوچھا۔

"کیوں بن رہے ہو۔" دیسی آدمی بولا۔ "کیا تم فرانسیسی نہیں سمجھ سکتے۔"

"میں انگریزی کے علاوہ اور کوئی دوسری زبان نہیں جانتا۔" اس پر دیسی آدمی نے قہقہہ لگایا تھا۔ پھر لڑکی کے استفسار پر اُسے تنویر کے جواب سے آگاہ کرنے لگا تھا۔

"اچھی بات ہے۔" لڑکی اپنا اُوپری ہونٹ بھینچ کر بولی "میں اس سے انگلش ہی میں گفتگو کروں گی۔"

تنویر کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ آخر کس جنجال میں آپڑا ہے۔ دفعتہ لڑکی آگے بڑھی اور تنویر کا شانہ جھنجوڑ کر بولی "کیا تم روشے فنٹز واٹر نہیں ہو؟"

"میرا نام تنویر ہے، تم کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو۔"

"کیا وہ تمھاری بہن جولیانا فنٹز واٹر نہیں تھی؟" دیسی آدمی نے سوال کیا۔

"بکواس بند کرو۔" تنویر دھاڑا۔

"چیخو نہیں... چیخو نہیں۔" لڑکی آہستہ سے بولی۔ "اگر تم یہ بتا دو کہ میری بڑی بہن یعنی تمھاری بیوی کہاں ہے تو ہم تمھیں جانے دیں گے۔"

"ابھی میری شادی ہی نہیں ہُوئی۔"

"اوہ ظالم... تم نے ابھی تک اس سے شادی بھی نہیں کی۔" لڑکی نے غصیلی آواز میں کہا۔

"دیکھو لڑکی...!" تنویر نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن سفید فام غیر ملکی کی مداخلت کی بناء پر خاموش ہی رہ گیا۔ وہ بائیں جانب والے دروازے سے کمرے میں داخل ہو کر چیخا تھا۔ "بس... بس... ختم کرو۔" وہ سب اس کی طرف متوجہ ہوگئے تھے۔ اس نے آگے بڑھ کر کہا۔ "تشدد کے بغیر کچھ نہیں اُگلے گا۔"

"مجھے تو کچھ پاگل سا لگتا ہے۔" دیسی آدمی بولا۔ "کیوں نہ پہلے اس کی ذہنی حالت کا جائزہ لے لیا جائے۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو۔" غیر ملکی سر ہلا کر بولا۔ دیسی آدمی نے ریوالور کو جنبش دے کر تنویر سے کہا۔

"اُٹھو۔"

وہ اسے ایک ایسے کمرے میں لائے جہاں ایک عجیب وضع کی آہنی کُرسی کے علاوہ اور کسی قسم کا فرنیچر نہیں تھا۔ البتہ کُرسی سے تھوڑے ہی فاصلے پر کمپیوٹر قسم کی ایک مشین نصب تھی۔

"بیٹھ جاؤ۔" ریوالور والے نے کُرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"آخر تم لوگ کیا چاہتے ہو؟"

"بیٹھو...!" تنویر کُرسی پر بیٹھ گیا اور غیر ملکی آگے بڑھ کر اس کے ہتھوں اور اگلے پایوں سے اس کے ہاتھ پیر باندھنے لگا۔ ریوالور کنپٹی سے آلگا تھا۔ ورنہ وہ گلوخاصی کے لیے تھوڑی بہت جدوجہد تو ضرور کرتا۔ چمڑے کے تسموں سے اُسے جکڑ دینے کے بعد مشین پر رکھا ہُوا ایک آہنی خود اُٹھا کر اس کے سر پر رکھ دیا گیا۔ یہ خود برقی تار کے ذریعے اسی کمپیوٹر نما مشین سے منسلک تھا۔ تنویر کے دیوتا کوچ کر گئے۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اب اُسے غیر ارادی طور پر اپنی حقیقت اگل دینی پڑے گی! اس کُرسی پر بٹھا کر رسمِ تاجپوشی عمل میں نہیں لائی گئی۔ دفعتہً غیر ملکی نے مشین کی طرف بڑھ کر اس کے کئی سوئچ آن کر دیے۔ ہلکی سی آواز کمرے میں گونجنے لگی اور تنویر کو ایسا محسوس ہُوا جیسے اس کی کھوپڑی کے اندر گُدگُدی سی شروع ہوگئی ہو۔ عجیب سی لذّت تھی... پھر یک بیک یہ لذّت بے چینی میں تبدیل ہوگئی اور... اور...

"تمھارا کیا نام ہے؟" اس سے سوال کیا گیا۔ بے چینی... بے چینی... ذہن ایک ہی دھارے پر بہا جا رہا تھا۔

"تنویر...۔" اس کی زبان ہلی۔

"جولیانا سے تمھارا کیا رشتہ ہے؟"

"میں اسے چاہتا ہُوں۔"

"بے وقوف آدمی سے تم کیوں اُلجھے تھے؟"

"وہ میرا رقیب ہے۔"

"ایکر ونے میں اس وقت تمھاری موجودگی کی وجہ کیا تھی؟"

"میرے چیف نے حکم دیا تھا کہ ان دونوں پر نظر رکھوں۔"

"تمھارا چیف کون ہے؟"

"نام اور محکمہ بتاؤ۔"

"اس نام کے علاوہ اور کسی دوسرے نام کا علم نہیں۔"

"محکمہ بتاؤ۔"

"وزارتِ خارجہ کا محکمہ کارِ خاص۔"

"ایکس ٹو کا پتہ بتاؤ؟"

"کوئی بھی نہیں جانتا، ہم میں سے کسی نے بھی آج تک اس کی شکل نہیں دیکھی۔"

"احکامات کس طرح ملتے ہیں؟"

"فون پر...۔"

"فون نمبر بتاؤ...۔"

"جولیانا فنٹز واٹر کے علاوہ اور کسی کو بھی اس کا فون نمبر معلوم نہیں۔"

"اُوہو... تو پھر یہ جولیانا فنٹز واٹر بھی اسی کی ماتحت ہے۔"

"ہاں... اور عمران بھی...۔"

"اور کتنے ممبر ہیں؟" تنویر نے ایک ایک کے نام اور پتے سے انھیں آگاہ کر دیا! اور پھر یک بیک کھوپڑی کے اندر گدگدی اتنی شدید ہوگئی کہ وہ کسی بے بس جانور کی طرح چیخنے لگا۔ اس کے بعد اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی تھی۔

★★

صفدر مضطربانہ انداز میں ٹہل رہا تھا۔ اُس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب کیا ہوگا... وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کی کامیابی اس طرح ذرا سی دیر میں ہزیمت بن جائے گی لیکن آخر وہ تھی کیا بلا... بالکل ایسا ہی محسوس ہُوا تھا جیسے کسی بہت بڑے کیکڑے نے اس پر چھلانگ لگائی ہو۔ اندھیرے میں وہ دیکھ بھی تو نہیں سکا تھا۔ وہ سوچتا اور اُلجھتا رہا۔ دفعتہً فون کی گھنٹی بجی۔ اُس نے جھپٹ کر ریسیور اٹھایا لیکن دوسری طرف سے ایکس ٹو کی آواز سُنتے ہی اس کے جسم سے ٹھنڈا ٹھنڈا پسینہ چھوٹ پڑا۔

"یس سر۔" وہ مردہ سی آواز میں بولا۔

"بریف کیس عمران کے سپرد کر آؤ۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"بب... بریف... کک کیس!" صفدر ہکلا کر رہ گیا۔

خاتونِ خانہ کی آسانی
ذائقہ کی فراوانی
اسمٰعیل کے
Ismail's
شامی کباب

"کیوں ...؟ کیا بات ہے؟"

"اندھیرا تھا جج... جناب ...؟"

"تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا۔ اپنے حواس بحال کرو۔"

"میں یہ عرض کر رہا تھا جناب کہ بریف کیس تو میں نے اُس سے چھین لیا تھا لیکن جس راستے سے مجھے فرار ہونا تھا، وہاں گہرا اندھیرا تھا کسی عجیب قسم کے جانور نے مجھ پر حملہ کر دیا... اور بریف کیس میرے ہاتھ سے نکل گیا۔"

"جانور نے حملہ کیا تھا۔"

"جی ہاں! بس ایسا لگا تھا جیسے کوئی بہت بڑا کیکڑا مجھ پر جھپٹ پڑا ہو۔"

"اور تم بے ہوش ہو گئے؟" دوسری طرف سے طنزیہ لہجے میں کہا گیا۔

"نن... نہیں جناب... جتنی دیر میں سنبھلتا نہ وہ جانور وہاں تھا اور نہ ہی بریف کیس!"

"تم نے وہاں رک کر دیکھا تھا؟" سوال کیا گیا۔

"جی ہاں! پینسل ٹارچ کی روشنی میں دیر تک بریف کیس تلاش کرتا رہا تھا۔ خیال تھا ممکن ہے وہ حملے کے دوران میں میرے ہاتھ سے چھوٹ کر وہیں کہیں گر گیا ہو۔"

"اچھا۔ عمران سے مل کر اُسے تفصیل سے آگاہ کر دو۔" دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز سُن کر اس نے طویل سانس لی تھی اور ریسیور کریڈل پر رکھنے کے بعد کچھ دیر تک چہرے کا پسینہ خشک کرتا رہا تھا۔ آج اُسے ایکس ٹو سے ہدایت ملی تھی کہ وہ ایکس وائی ائیر لائن کے آٹھ بجے شب لینڈ کرنے والے طیارے کے مسافروں میں سے سُرخ فرنچ کٹ داڑھی والے مسافر پر نظر رکھے... اور جہاں بھی موقع ملے اس کا بریف کیس چھین کر نکل بھاگے۔

اور یہ موقع ایکروفے میں اس وقت ملا تھا جب عمران کی میز پر ہنگامہ شروع ہوا تھا لیکن بالآخر بریف کیس اس کے ہاتھ سے بھی نکل گیا۔ بہرحال اسے علم نہیں تھا کہ ایکروفے میں بھی اس کے ساتھی موجود ہوں گے اور انھی کی وجہ سے اسے بریف کیس جھپٹ لے جانے کا موقع مل جائے گا۔

ڈریسنگ ٹیبل کے قریب کھڑے ہو کر اس نے اپنے بال درست کیے اور آئینے میں الوداعی نظر ڈال کر باہر نکلتا چلا گیا پھر اس کی گاڑی دس منٹ کے اندر ہی اندر عمران کی قیام گاہ کے سامنے رکی۔ خاصی تیز رفتاری سے آئی تھی۔ صفدر نے گھڑی پر نظر ڈالی، دس بج کر چالیس منٹ ہوئے تھے پھر وہ گاڑی سے اُتر ہی رہا تھا کہ عقب سے عمران کی آواز آئی: "آپ بھی تشریف لے آئے بور کرنے کو۔"

صفدر گاڑی کا دروازہ بند کر کے اس کی طرف مڑا۔

"چلے آیے۔" عمران ہاتھ ہلاتا ہوا زینوں کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر خاموشی سے فلیٹ میں داخل ہوا تھا۔ عمران نے کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا: "تشریف رکھیے!"

"میں نہیں سمجھ سکتا کہ آخر آپ اس طرح کیوں پیش آرہے ہیں!" صفدر جھنجلا کر بولا۔

"پاگل ہو گیا ہوں۔" عمران کا لہجہ بھی تلخی سے پاک نہیں تھا۔

"معلوم ہوتا ہے آپ کو بھی چوٹ ہوئی ہے۔" صفدر ہنس کر بولا۔

"جی ہاں! آپ کا چیف پٹری سے اُتر گیا ہے۔ کچھ دیر پہلے جو ذلت نصیب ہوئی ہے ہمیشہ یاد رہے گی۔"

"غالباً ایکروفے کی بات کر رہے ہیں آپ۔"

"خوب... خوب! تو آپ بھی وہاں تشریف رکھتے تھے۔ کیا میں وجہ پوچھ سکتا ہوں۔"

"وجہ!" صفدر مُسکرا کر بولا: "ارے ابھی آپ ہی نے تو کہا تھا کہ تمہارا چیف پٹری سے اُتر گیا ہے۔" عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر بولا: "اس نے مجھ سے کہا تھا کہ جولیا کو ایکروفے میں لے جاؤں اور مچھلی کھانے پر مجبور کروں۔"

"اُسے تو مچھلی سے نفرت ہے۔" صفدر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جہنم میں جائے۔" عمران بُرا سا مُنہ بنا کر بولا: "میں اُسے مچھلی کھانے کی ترغیب ہی دے رہا تھا کہ نہ جانے کہاں سے تنویر صاحب ٹپک پڑے اگر تم وہاں موجود تھے تو تم نے دیکھا ہی ہوگا کہ پھر کیا ہوا تھا۔" صفدر ہنس پڑا۔

"بس... بس... دانت نہ نکالو... لوگوں نے بیچ بچاؤ کرا یا ورنہ تنویر صاحب تنویر قیمہ کہلاتے۔"

"ہو سکتا ہے اُسے یہی حکم ملا ہو۔"

"کک... کیا مطلب...؟" عمران اُسے غور سے دیکھتا ہوا دفعتہً خاموش ہو گیا۔

"اس کہانی کا سر کہیں ہے اور پیر کہیں... شاید اسی لیے مجھے دوبارہ حکم ملا ہے کہ آپ کو تفصیل سے آگاہ کر دوں۔" صفدر نے ٹھنڈی سانس لی۔

عمران آہستہ سے سر ہلا کر بولا: "مجھے پہلے ہی سوچنا چاہیے تھا کہ آخر ہم سب ایکروفے میں کیوں اکٹھے ہوئے تھے۔ جولیا کہہ رہی تھی:

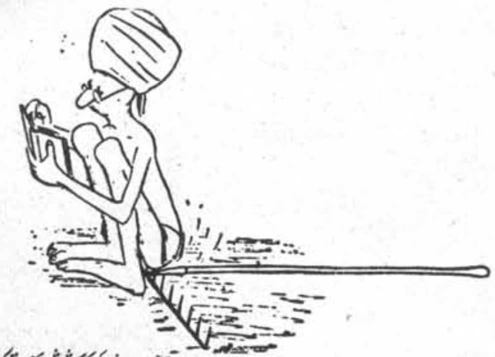

"کیا کہہ رہی تھی؟" صفدر نے جملہ پورا ہونے کا کسی قدر انتظار کر کے پوچھا۔

"اب شرم آتی ہے، بتاتے ہوئے! پتا نہیں تمہارے چیف کو کیا ہو گیا ہے!"

"بتایے بھی۔" صفدر نے چھیڑنے کے سے انداز میں کہا۔

"اس سے کہا تھا کہ تم ایکروفے میں بیٹھ کر عمران سے فلرٹ کرو!"

"بہرحال سب سے مشکل کام میرے ہی سپرد ہوا تھا۔"

"آہا... وہ کیا...؟"

"ایکس وائی کے طیارے سے ایک مسافر اترنے والا تھا اس کا بریف کیس چھیننا تھا مجھے... ایک آدمی اسے ریسیو کرنے کے لیے پہلے سے ائرپورٹ پر موجود تھا وہ اسے ایکروفے میں لے گیا۔ میں دونوں کا تعاقب کر رہا تھا۔ بس پھر جب جھگڑا ہوا تو مجھے بریف کیس لے بھاگنے کا موقع مل گیا...!"

"خُدا کی پناہ... یہ اسکیم تھی!" عمران نے متحیرانہ انداز میں دیدے نچائے۔

"لیکن بریف کیس میرے ہاتھ سے بھی نکل گیا!"

"اچھا...!"

"جس راستے سے میں فرار ہوا تھا وہاں اندھیرا تھا۔ اچانک ایک عجیب قسم کے جانور نے مجھ پر چھلانگ لگائی...!"

"سارے جانور عجیب ہوتے ہیں!"

"آپ سمجھے نہیں... وہ ایک بہت بڑا کیکڑا معلوم ہوتا تھا۔ جس نے مجھے اپنے لمبے لمبے بازوؤں میں جکڑ لیا تھا!"

"کوئی کیکڑا ہوٹل کے کچن سے فرار ہو گیا ہوگا!"

"آپ میری بات کیوں نہیں سمجھتے!" صفدر جھنجلا گیا۔

"سمجھانے کی کوشش بھی تو کرو!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"وہ اتنا بڑا کیکڑا تھا کہ میں اس کی گرفت میں آگیا تھا!"

"آدمی کا سوپ پینے والا کیکڑا ہوگا!"

"آپ کیا سمجھتے ہیں!" صفدر آپے سے باہر ہو گیا۔

"تمہیں جھوٹا نہیں سمجھتا۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بولا: "ہنگامے کے لیے صرف یہی کافی ہوتا کہ جولیا ہسٹریائی انداز میں مچھلی کی پلیٹ دُور پھینک دیتی اور وہ یقیناً پھینک دیتی... تم تو جانتے ہی ہو۔"

"آپ کا خیال درست ہے۔"

"پھر تنویر کس مرض کی دوا تھا؟"

"میں بھی نہیں سمجھ سکتا!"

"دیر سے فون پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتا رہا ہوں لیکن وہ اپنے گھر پر موجود نہیں ہے!"

"کس کی بات کر رہے ہیں؟"

"تنویر... یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جولیا کو میرے ساتھ دیکھ کر اپنے طور پر یہ حرکت کر بیٹھا ہو... بہرحال تو ثابت یہ ہوا کہ اصل معاملہ تمہارے سپرد ہوا تھا!"

"خُدا ہی جانے کہ اصل معاملہ کیا ہے!" صفدر بُرا سا مُنہ بنا کر بولا۔

"جولیا سے کہو کہ ایکس ٹو سے رابطہ قائم کر کے معلوم کرے ورنہ ہو سکتا ہے کہ تم اندھیرے میں رہ کر مار کھا جاؤ!"

"آپ ہی کیوں نہیں کہتے!"

"فی الحال میری نہیں سُنے گی۔ میں نے اسے دھوتر مچھلی کہہ دیا تھا!"

"یہیں سے فون پر اس سے پوچھ سکتا ہوں"

"اُو بھائی! کیا یہ ضروری ہے کہ تم میرا ہی فون استعمال کرو"

"کوئی اعتراض ہے آپ کو؟"

"لائن ڈیڈ ہو گئی ہے... میں خود ابھی حکیم ابو دجال کے فون پر اپنی سسرال والوں کی خیریت معلوم کر کے آرہا ہوں، بس چلتے پھرتے نظر آؤ۔"

"اُوہو... تو میری موجودگی آپ کو گراں گزر رہی ہے۔"

"ہرگز نہیں... آپ تو اس قابل ہیں کہ فریم کر کے دیوار پر لٹکا دیے جائیں بھلا یہ تو فرمایئے کہ وہ کیکڑا آپ کو بھی کیوں نہ اُٹھا لے گیا۔"

"میں نے آپ کو اس قدر جھنجلایا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔"

"میری فکر نہ کرو... کیکڑے نے تم سے بریف کیس چھینا تھا یا تم نے ہی بوکھلاہٹ میں اسے ہاتھ سے چھوڑ دیا تھا؟"

"میرا خیال ہے کہ بریف کیس میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔"

"وہ جگہ بتاؤ جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔" صفدر نے کاغذ پر راہ فرار کا نقشہ کھینچ کر عمران کو سمجھانے کی کوشش کر ڈالی تھی۔

"ٹھیک ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "محفوظ ترین راستہ تھا... لیکن اس کے باوجود بھی کوئی پہلے ہی سے تمہاری تاک میں تھا۔"

"میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا ہوں، یقین کیجیے کہ ڈائننگ ہال سے صاف نکلا چلا گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں خود بھی چوکنا رہوں گا اگر ہال ہی سے کسی نے تعاقب کیا ہوتا تو مجھے خبر ہو جاتی۔"

"بس تو پھر یہی ہو سکتا ہے کہ وہ بھی بے خبر نہیں تھے۔ انھیں اندازہ تھا کہ اگر ڈائننگ ہال میں بریف کیس پر ہاتھ ڈالا گیا تو نکل جانے کے لیے کون سی راہ منتخب کی جائے گی۔" صفدر کچھ نہ بولا اس کی آنکھوں میں اُلجھن کے آثار تھے۔

"تم نہیں سمجھ سکو گے۔" عمران نے طویل سانس لے کر کہا۔

"آپ تو اس طرح کہہ رہے ہیں جیسے خود سمجھ گئے ہوں۔"

"تمھارا چیف آہستہ آہستہ فاتر العقلی کی طرف بڑھ رہا ہے بس اب جاؤ... اور جولیا سے کہو کہ ایکس ٹو سے رابطہ قائم کرے۔"

صفدر اُٹھ گیا۔

جولیا کے بنگلے کی کمپاؤنڈ میں اندھیرے اور سناٹے کی حکمرانی تھی... اور خود وہ اپنی خواب گاہ میں داخل ہو کر سونے کی تیاری کر رہی تھی... کچھ دیر قبل ایکس ٹو سے فون پر جو گفتگو ہوئی تھی۔ اس نے موڈ بگاڑ دیا تھا لہٰذا جلد سے جلد سونا چاہتی تھی؛ لیکن ٹھیک اسی وقت کسی نے باہر سے اطلاعی گھنٹی بجائی۔ جھنجلاہٹ میں پیر پٹختی ہوئی صدر دروازے کی طرف آئی تھی۔ دروازہ کھولا تو صفدر سامنے کھڑا نظر آیا۔ شاید اسی نے برآمدے کی بجلی جلائی تھی۔

"کیا تم فون کر کے معلوم نہیں کر سکتے تھے کہ میں اس وقت مل بھی سکوں گی یا نہیں۔" اس نے تلخ لہجے میں کہا۔

"پھاٹک پھلانگ کر آیا ہوں، اس لیے ہمدردی سے پیش آؤ۔" صفدر مسکرایا۔ جولیا پیچھے ہٹ گئی تھی... وہ اندر آیا۔

"کیا بیٹھو گے بھی، میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔"

"یقیناً بیٹھوں گا۔ کیونکہ میں نے بھی تمھاری طرح چوٹ کھائی ہے۔"

"ہوں۔" وہ خشک لہجے میں بولی۔ "کچھ ہی دیر پہلے مجھے اس کا علم ہوا ہے۔"

"تنویر ابھی تک اپنے گھر نہیں پہنچا۔"

"جہنم میں جائے۔"

"اور چیف کے بارے میں کیا خیال ہے جو ہماری آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر جہاں چاہتا ہے دھکیل دیتا ہے۔"

"طریق کار ہے اپنا اپنا... ہم آخر اتنے غافل کیوں رہیں کہ مار کھا جائیں۔" جولیا بُرا سا منہ بنا کر بولی۔

"اُوہو... تو کیا وہ تمھیں میری کہانی بھی سُنا چکا ہے؟"

"کیوں نہیں۔"

"اُوہ... تو کیا تم اب بھی مجھ سے بیٹھنے کو نہ کہو گی۔"

"چلو بیٹھو، لیکن اس وقت کافی نہ پلا سکوں گی۔" صفدر اس کے ساتھ نشست کے کمرے میں آیا۔

"بیٹھو۔" جولیا اسے گھورتی ہوئی بولی۔ "لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کہ بریف کیس میں کیا تھا اور کیوں چھینا گیا تھا۔"

"تب پھر میں نے اپنا وقت ضائع کیا ہے۔"

"بڑی افسوسناک بات ہے۔" جولیا نے چڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"میں کچھ دیر پہلے عمران صاحب کے ساتھ تھا۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ انھیں بھی اس کا علم نہیں ہے۔"

"کس کا علم نہیں تھا؟"

"یہی کہ تنویر دخل اندازی کرے گا۔"

"ہاں۔ اس سے صرف یہی کہا گیا تھا کہ ہم دونوں پر نظر رکھے اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھتا رہے کہ کوئی اور تو ہم میں دلچسپی نہیں لے رہا؟"

"تب تو میرا خیال ہے کہ اس بار ہوا، تنویر صاحب کا پتہ صاف۔"

"کیا ہم کوئی اہم گفتگو کر رہے ہیں۔" دفعتہً جولیا خشک لہجے میں بولی اور ٹھیک اسی وقت کمرے میں اندھیرا ہو گیا۔

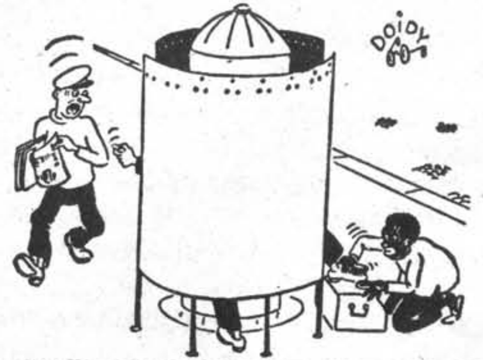

"کک... کیا مطلب؟" صفدر ہکلایا۔

"بجلی فیل ہوتی ہی رہتی ہے... غالباً اب تم نہیں ٹھہرو گے۔" جولیا نے کہا۔

"تمھیں اندھیرے میں تو نہیں چھوڑ سکتا۔" صفدر ہنس کر بولا۔

دوسرے ہی لمحے میں کسی نے اس پر چھلانگ لگائی تھی۔ ساتھ ہی اس نے جولیا کی چیخ بھی سُنی اور خود صرف ہکلا کر رہ گیا۔ "کک... کیکڑا...!" اس کے بعد کے الفاظ حلق ہی میں گھٹ کر رہ گئے تھے... ایسی سخت گرفت تھی کہ ہڈیاں کڑکڑانے لگی تھیں اور اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر ہوش بھی اندھیرے ہی میں آیا تھا۔ اس نے چاروں طرف ہاتھ گھمائے۔ اب بھی فرش ہی پر پڑا ہوا تھا۔ کراہ کر اُٹھ بیٹھا اور ٹٹولتا ہوا ایک جانب بڑھنے لگا... پھر اچانک اپنی جیبیں ٹٹولیں... سب کچھ محفوظ تھا۔ پنسل ٹارچ، پرس اور بغلی ہولسٹر میں ریوالور، پنسل ٹارچ کی باریک سی روشنی کی لکیر گرد و پیش چکرانے لگی۔ یہ وہی کمرہ تھا جہاں اس پر حملہ ہوا تھا... لیکن جولیا کہاں گئی؟ اس نے اسے آوازیں دی تھیں اور جواب نہ ملنے پر سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا تھا لیکن سوئچ تو پہلے ہی سے آن تھا پھر برآمدے میں نکل آیا... یہاں مین سوئچ آف ملا۔ اس کے بعد وہ یکے بعد دیگرے سارے کمرے روشن کرتا چلا گیا تھا۔ جولیا کہیں بھی دکھائی نہ دی تھی نشست کے کمرے میں دو چھوٹی میزیں اُلٹی ہوئی ملیں... کچھ آرائشی اشیاء فرش پر پڑی ہوئی تھیں۔ جولیا کا ایک سلیپر دروازے کے قریب پڑا تھا... دوسرا کہیں نظر نہ آیا۔ وہ چند لمحے خاموش کھڑا رہا تھا پھر آگے بڑھ کر فون پر عمران کے نمبر ڈائیل کرنے لگا تھا۔

"کون ہے؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"میں صفدر بول رہا ہوں۔"

"بور نہ کرو۔ سونے نہ دینا... اچھا۔"

"میں جولیا کی قیام گاہ سے بول رہا ہوں۔"

"تو پھر کیا میں تمھیں سر پر بٹھا لوں۔"

"وہ اُسے اُٹھا کر لے گئے۔"

"کون کسے اُٹھا لے گئے؟"

"جولیا کو...!"

"اوہ... کیا تمھاری موجودگی میں؟"

"میں اس سے گفتگو کر رہا تھا کہ اچانک روشنی غائب ہو گئی انھوں نے باہر سے مین سوئچ آف کر دیا تھا... یقین کیجیے وہ کیکڑا تھا۔"

"اندھیرے میں نظر آ گیا تھا؟"

"اس بار بھی اُسی نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔"

"کاش! تمھیں بھی اُٹھا لے جاتا... اب کٹے گی رات آنکھوں میں... وہیں ٹھہرو... میں آرہا ہوں۔" صفدر نے طویل سانس لی اور ریسیور کریڈل پر رکھ کر اپنی گدّی سہلانے لگا۔ پندرہ منٹ بعد اس نے عمران کی سب سے زیادہ شور مچانے والی گاڑی کی آواز سُنی تھی اور برآمدے کی طرف چل پڑا تھا۔

عمران تنہا نہیں تھا۔ جوزف بھی تھا اس کے ساتھ پوری وردی میں تھا اور بلٹ ہولسٹرز میں دونوں جانب ریوالور موجود تھے، عمران صفدر کے ساتھ عمارت میں داخل ہوا... لیکن جوزف صدر دروازے ہی پر جم گیا تھا۔ عمران نے اس کمرے کا جائزہ لیا جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا پھر صفدر کی پیٹھ ٹھونکتا ہوا بولا۔ "شاباش۔"

"کک... کیا مطلب؟"

"پہلی بار تم پر حملہ آور ہوا تو بریف کیس لے گیا اور دوسری بار بھی تمھیں نہیں لے گیا۔"

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"بہت بدبودار معلوم ہوتے ہو۔" عمران آہستہ سے بولا۔ صفدر

کچھ کہنے والا تھا کہ باہر سے فائر کی آواز آئی۔ عمران نے جھپٹ کر روشنی کا سوئچ آف کر دیا! اور صفدر کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھا۔ برآمدے میں بھی اندھیرا ہی نظر آیا۔

"جوزف" عمران کی تیز قسم کی سرگوشی اندھیرے میں گونجی لیکن جواب نہ ملا۔ صفدر نے بغلی ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا تھا۔

"جوزف" اس بار عمران نے زور سے آواز دی تھی اور بڑی پھرتی سے بائیں جانب کھسک گیا۔

"سب ٹھیک ہے باس" دور سے جوزف کی آواز آئی "فائر میں نے نہیں کیا تھا"

"لائٹ جلاؤ" عمران نے صفدر سے کہا۔ صفدر نے سوئچ آن کر دیا۔ جوزف تیز رفتاری سے ان کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔

"میں نے فائر نہیں کیا تھا باس" وہ قریب پہنچ کر بولا "تمہاری کار کے پیچھے مجھے کوئی نظر آیا تھا۔ میں نے برآمدے کی روشنی بجھائی ہی تھی کہ فائر ہوا" "لیکن مجھے یہاں کہیں بھی گولی کا نشان نہیں دکھائی دیا" عمران اُسے گھورتا ہوا بولا "یقیناً فائر تم نے ہی کیا گیا ہوگا۔ اُسی وقت جب تم سوئچ آف کر رہے تھے لہٰذا سوئچ بورڈ کے آس پاس ہی کہیں گولی کا نشان تو ہونا ہی ہونا چاہیے"

"خُدا کی مرضی باس... میں کیا کہہ سکتا ہوں لیکن میرے بس سے باہر ہے کہ میں اسے ہاتھ لگاؤں۔ تم ہی چل کر اُٹھاؤ۔ بے ہوش ہو گئی ہے شاید"

"کون ہے؟" عمران چونک پڑا۔

"کوئی عورت ہے۔ وہی تھی تمہاری کار کے پیچھے"

"چلو" عمران آگے بڑھتا ہوا بولا۔ برآمدے کی روشنی اس کی کار تک پہنچ رہی تھی۔ کار کے عقب میں وہ اوندھی پڑی دکھائی دی۔

"ارے کہیں تیرا دایاں ہاتھ تو نہیں چل گیا تھا" عمران بڑبڑایا

"نہیں باس... ہرگز نہیں۔ مجھے تو بے ہوش ہی ملی تھی۔ لائٹ آف کر کے میں بڑی احتیاط سے گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔ یہ بس یونہی پڑی ملی تھی"

"اور اندھیرے میں تجھے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ یہ عورت ہے"

"مم... میں کیا کرتا باس... اندھیرے میں... ٹٹولنا ہی پڑا تھا۔ رینگتا ہوا آگے نہ بڑھ رہا ہوتا تو پیروں تلے کچلی جاتی" عمران نے اسے سیدھا کیا۔ جوان العمر اور خاصی دلکش صورت والی، کوئی غیر ملکی عورت تھی اس کے قریب ہی ایک پستول پڑا نظر آیا۔

"یہ تو نقلی معلوم ہوتا ہے... کھلونا" صفدر بولا۔ عمران کچھ نہ بولا۔ اس نے پستول اٹھا کر دیکھا تھا اور پھر اُسے صفدر کی طرف بڑھا دیا تھا۔

"بڑی عجیب بات ہے... یہ ہے آخر کون؟" صفدر پھر بڑبڑایا

"آسمان سے اُتری ہے۔ ہوگی کوئی... اسے اُٹھا کر اندر لے چلو" عمران بولا۔

"مم... میں اٹھاؤں؟"

"اور نہیں تو کیا میں اُٹھاؤں گا"

"اگر ہوش میں آگئی تو...؟"

"تم بے ہوش ہو جانا..." صفدر نے جوزف کی طرف دیکھا۔

"نہیں مسٹر" وہ بُرا سا منہ بنا کر بولا "میں کسی سفید سوریا کو ہاتھ نہیں لگا سکتا"

اتنے میں بے ہوش عورت نے کراہ کر کروٹ لی... اور آنکھیں کھول دیں... پھر وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے خوفزدہ انداز میں جوزف کی طرف دیکھا اور ہکلانے لگی۔

"مم۔ مذاق تھا... صرف مذاق تھا"

"اُوہ..." عمران طویل سانس لے کر بولا "میں سمجھا! شاید تم اُسے بھوت سمجھ کر فائر کر بیٹھی تھیں"

"نف... فائر..." وہ نروس سی ہنسی کے ساتھ بولی۔ "پستول نقلی ہے... بوکھلاہٹ میں فائر ہو گیا تھا"

"اچھا... اچھا... میں سمجھ گیا... تم نقلی پستول سے لوگوں کو ڈراتی ہو"

"جولیانا کہاں ہے؟"

"خوب... تو تم اسے جانتی ہو"

"کیوں نہیں! اسے ہی تو ڈرانے آئی تھی"

"کیا قصور ہوا تھا بے چاری سے"

"بس یونہی... کہتی تھی کہ اسے تنہائی میں خوف نہیں معلوم ہوتا"

"حالانکہ فائر کی آواز سُن کر اس کا ہارٹ فیل ہو گیا"

"کک... کیا مطلب؟"

"لاش پوسٹ مارٹم کے لیے ہسپتال بھجوا دی گئی ہے"

"کیوں فضول باتیں کر رہے ہو۔ تم کون ہو؟"

"ہم معقول معاوضے پر تکفین و تدفین کا کام کرتے ہیں"

"ہٹو سامنے سے... میں اندر جاؤں گی"

"ہٹ جاؤ بھئی" عمران نے صفدر سے کہا۔ وہ تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھ گئی تھی، پھر انھوں نے اُسے اندر داخل ہوتے دیکھا...

"جولیا سے خاصی بے تکلف معلوم ہوتی ہے" عمران نے صفدر کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میں نے تو پہلی بار دیکھا ہے اُسے۔ پتا نہیں کون ہے؟"

"سوئیس ہی معلوم ہوتی ہے۔ چلو دیکھیں۔ وہ دونوں اندر آئے۔ جوزف برآمدے ہی میں رک گیا تھا۔ نشست کے کمرے میں وہ عورت فون پر کسی کے نمبر ڈائیل کرتی ہوئی نظر آئی۔

"کیا خیال ہے تم کیا کر رہی ہو..." عمران نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے ریسیور جھپٹتے ہوئے کہا۔ اور کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"میں پولیس کو فون کر رہی تھی"

"کیوں؟"

"جولیانا موجود نہیں ہے... اور تم لوگ نہ جانے کون ہو"

"پولیس..." عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"لیکن..."

"تم اپنی پوزیشن صاف کرو... کچھ دیر پہلے مس فٹنر واٹر نے اطلاع دی تھی کہ وہ خود کو خطرے میں محسوس کر رہی ہیں... ہم یہاں پہنچے تو وہ غائب تھیں... اور پھر تم نقلی پستول سے فائر کرتی ہوئی بے ہوش ہو گئیں"

"مم... میں تو... جولیانا ہی بتا سکے گی کہ میں کون ہوں۔ اس سے کتنی قریب ہوں"

"لہٰذا جب تک جولیانا نہیں بتائے گی تم زیرِ حراست رہو گی"

"یہ... یہ زیادتی ہے"

"کچھ بھی ہو... ہم اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے"

"میں اپنے وکیل کو فون کرنا چاہتی ہوں"

"اس سے پہلے تمھیں اپنے کاغذات دکھانے پڑیں گے"

"کاغذات گھر پر ہیں"

"گھر چل کر ہی دیکھ لیں گے۔ کہاں قیام ہے؟"

"ماڈل کالونی میں"

"یہاں کب سے مقیم ہو؟"

"کئی سال سے... میں فرنچ ائرلائن سے تعلق رکھتی ہوں، اسٹیشن ماسٹر کی اسٹینو ہوں"

"نام اور پتہ بتاؤ... اسٹیشن منیجر کا فون نمبر بھی"

"اپنے وکیل کی عدم موجودگی میں میں کچھ بھی نہ بتا سکوں گی"

"وکیل کا نام اور فون نمبر...؟"

"میں خود ہی اسے فون کروں گی"

"یہ ناممکن ہے"

"میں کہتی ہوں جولیانا کو تلاش کرو۔ سارے مسائل حل ہو جائیں گے"

"تو کیا کچھ مسائل بھی ہیں...؟"

"میری اور تم لوگوں کی دشواریاں"

"بھلا وکیل کا نام اور فون نمبر بتانے میں کیا دشواری ہو سکتی ہے؟" وہ کچھ نہ بولی۔ اس کی آنکھوں میں اُلجھن کے آثار تھے۔ پھر اچانک اس نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔

"اب پیدا ہوئے ہیں مسائل" عمران نے صفدر کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا تم کسی روتی ہوئی عورت کو چپ کرانے کا سلیقہ رکھتے ہو؟" صفدر نے مایوسانہ انداز میں سر کو منفی جنبش دی اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس عورت کو دیکھتا رہا۔

●

جولیا دوبارہ ہوش میں آئی تو اپنے بنگلے کے کسی کمرے میں نہیں تھی۔ کچھ دیر تک متحیرانہ انداز میں چاروں طرف دیکھتی رہی پھر اس نے محسوس کیا کہ وہ تو ایک کرسی میں جکڑی ہوئی ہے اور تب ذہن، ہاتھوں اور پیروں کی اس تکلیف کی طرف منتقل ہوا جو رسی کے تنگ ترین بلوں کی وجہ سے ہو رہی تھی۔ آہستہ آہستہ یادداشت بھی واپس آ رہی تھی... وہ تو اپنے بنگلے میں صفدر سے گفتگو کر رہی تھی کہ اچانک روشنی گُل ہو گئی اور کسی نے اس کا گلا گھونٹنا شروع کر دیا تھا۔ پھر کیا ہوا تھا۔ پوری طرح یاد نہ آ سکا اور اب وہ اس حال میں تھی۔

"صفدر!" جولیا حلق پھاڑ کر چیخی! لیکن آواز کمرے کی محدود فضا میں گونج کر رہ گئی تھی۔ اس کمرے میں ایک کمپیوٹر قسم کی مشین کے علاوہ اسے اور کچھ نہ دکھائی دیا۔ بس وہی ایک کرسی تھی جس میں اُسے جکڑ دیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر چیخی "یہاں کون ہے؟" تھوڑی دیر بعد وہ پھر چیخی "یہاں کون ہے؟" لیکن کوئی جواب نہ ملا۔

اُلجھن بڑھتی رہی۔ کسی قدر گھٹن کا احساس بھی تھا! آخر چکر کیا ہے؟ اس نے سوچا؟ کہیں وہی لوگ نہ ہوں جن کے آدمی سے بریف کیس چھینا گیا تھا۔ لیکن... براہِ راست اس پر کیوں ہاتھ ڈالا گیا۔ بریف کیس تو صفدر نے چھینا تھا اور اگر وہ لوگ اسے بھی پکڑ لائے ہیں تو وہ کہاں ہے؟ دونوں کو الگ الگ رکھنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟

وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک سفید فام

غیر ملکی اسے تیکھی نظروں سے دیکھتا ہوا اندر داخل ہُوا۔

"کیا مطلب ہے اس کا؟" جولیا نے غصیلے لہجے میں سوال کیا۔

"مطلب مجھ سے پوچھ رہی ہو... ناہنجار عورت" نووارد نے انگریزی کی بجائے فرانسیسی میں کہا۔

"زبان کو لگام دو" جولیا آپے سے باہر ہوگئی۔

"بتاؤ! وہ رقم کہاں ہے؟"

"کون سی رقم...؟"

"وہی رقم جو تم نے اپنے بھائی کی مدد سے لافے وربینک سے لُوٹی تھی"

"بکواس مت کرو... میں تمھیں نہیں جانتی"

"یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے... پھر تم جنیوا سے فرار ہو گئے۔ تم بدستور سوئیس بنی رہیں اور تمھارا بھائی دیسی بن گیا۔ اب اس کا نام تنویر ہے۔ جولیا اپنی موجودہ حالت کو بُھلا کر بے ساختہ ہنس پڑی۔

"تم مجھے دھوکے میں نہیں رکھ سکتیں"

"اس بکواس کا مطلب سمجھنے سے قاصر ہوں۔ خیریت چاہتے ہو تو مجھے فوراً کھول دو، ورنہ میرے دوست تمھیں جہنم رسید کر دیں گے"

"یہاں کوئی نیا گروہ ترتیب دیا ہے کیا؟" جولیا کچھ نہ بولی، خاموشی سے اُسے گھورے جا رہی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی، دماغ ٹھنڈا ہی رکھنا چاہیے۔ پتا نہیں کیا چکّر ہے۔ تنویر کا نام بھی لیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ پہلے ہی ان کے ہتھے چڑھ چکا ہو۔ ایکس ٹو سے یہی تو معلوم ہُوا تھا کہ تنویر گھر نہیں پہنچا۔ پتہ نہیں یہ لوگ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

"تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا" نووارد پھر بولا۔

"یہی سوچ رہی ہُوں کہ تمھیں بتاؤں یا نہ بتاؤں"

"نہ بتانے کی صورت میں خسارے میں رہوگی"

"آدھی سے زیادہ رقم خرچ ہو چکی ہے اور بقیہ میرے بھائی کے ہی قبضے میں ہے" اس نے نووارد کو غور سے دیکھتے ہُوئے کہا۔ نووارد کے چہرے پر پل بھر کے لیے حیرت کے آثار نظر آئے تھے اور پھر وہ ہنس کر بولا تھا "اور تمھارا بھائی بھی ہمارے قبضے میں ہے لیکن بھائی ہونے کا اعتراف نہیں کرتا"

جولیا کچھ نہ بولی۔ وہ کہتا رہا "اس کا کہنا ہے کہ تم اس کی محبوبہ ہو۔ عمران نامی کسی رقیب کا بھی ذکر کرتا ہے"

"بکواس مت کرو"

"ہم نے سوچا ہے کہ اب ہم اپنی نگرانی میں تمھیں اس کے حوالے کر دیں گے" جولیا کا سر چکرا گیا۔ شدّت سے غصّہ آیا تھا۔ یہ تنویر اتنا ذلیل بھی ہو سکتا ہے کہ اجنبیوں سے اس قسم کی گفتگو کرتا پھرے۔

"اس طرح ہمیں اندازہ ہو جائے گا کہ وہ تمھارا بھائی ہے" نووارد بولا۔

"میں تمھیں اس کی اجازت نہیں دے سکتی" جولیا کی آواز کانپ رہی تھی۔

"یہ تو ہو کر رہے گا۔ وہ کہتا ہے کہ تم کسی طرح اس کے قابو میں نہیں آئیں۔ اسی لیے تمھیں کُرسی سے باندھ دیا گیا ہے"

"بکواس مت کرو" جولیا حلق پھاڑ کر چیخی اور ٹھیک اسی وقت اس کے سر پر آہنی خود رکھ کر مشین چلا دی گئی۔ اور جولیا کی آنکھیں ماحول سے بے تعلق ہوتی چلی گئیں۔ کھوپڑی میں ایسی ہی گدگدی شروع تھی۔ اب وہ کچھ بھی نہیں سوچ رہی تھی۔ عجیب سی گُدگُدی تھی، جس کی طرف سے ذہن ہٹایا ہی نہیں جا سکتا تھا۔ اسی کیفیت میں نووارد کی آواز سُنائی دی۔

"تم کون ہو؟"

"جولیانا فٹز واٹر..." غیر ارادی طور پر اس کی زبان سے نکل گیا۔

"کس کے لیے کام کرتی ہو؟"

"ایکس ٹو کے لیے"

"ایکس ٹو کون ہے؟"

"میں نہیں جانتی"

"کہاں رہتا ہے؟"

"میں نہیں جانتی"

"احکامات کس طرح ملتے ہیں؟"

"فون پر...!"

"اس کا فون نمبر بتاؤ؟"

"ٹریپل ناٹ..."

"کیا تنویر تمھارا محبوب ہے؟"

"نہیں..."

"تمھیں اس کے حوالے کر دیا جائے"

"نہیں... میں اس سے نفرت کرتی ہُوں"

"ایکروفے میں تنویر سے تم لوگوں کا جھگڑا کیوں ہُوا تھا؟"

"وہ مجھے عمران کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا"

"اپنے دوسرے ساتھیوں کے نام اور پتے بتاؤ"

وہ بے تکان بتاتی چلی گئی تھی اور نووارد انھیں لکھتا رہا تھا۔

"تم کتنی زبانیں بول سکتی ہو...؟" اس نے لکھائی کے اختتام پر سوال کیا۔

"فرنچ، جرمن، اٹیلین، رومانش، انگلش اور کسی قدر اردو بھی"

"کیا یہ ممکن نہیں کہ تمھارے ان ساتھیوں ہی میں سے کوئی ایکس ٹو ہو"

"ناممکن تو کچھ بھی نہیں ہے"

"تمھیں کس پر شُبہ ہے"

"عمران پر"

"شُبہ کی وجہ؟"

"وہ ایک خوش مزاج درندہ ہے"

"کوئی اور وجہ؟"

"میں نہیں جانتی! کچھ بھی نہیں جانتی... وہ کون ہیں...؟ میں کون ہُوں؟"

نووارد نے مشین کا ایک سوئچ آف کر دیا۔ جولیا کی آنکھیں بند تھیں اور ہونٹ سختی سے بھینچے ہُوئے تھے! نووارد نے آہنی خود اس کے سر سے اُتار کر مشین پر رکھتے ہُوئے اس کی طرف دیکھا۔ جولیا کی گردن دائیں جانب ڈھلک گئی تھی۔ آنکھیں بدستور بند تھیں لیکن ہونٹ ڈھیلے پڑ گئے تھے اور وہ گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔ وہ پھر مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ سُرخ رنگ کا ایک بٹن دباتے ہی مشین سے کاغذ کی ایک شیٹ نکل کر فرش پر آگری۔ وہ اسے اُٹھا کر دیکھنے لگا۔ ٹھیک اسی وقت قدموں کی چاپ سُنائی دی تھی اور پھر ایک آدمی کمرے میں داخل ہُوا تھا۔ اس نے کاغذ کی شیٹ اس کے ہاتھ سے لے لی اور اُسے بغور دیکھنے لگا۔ اس کا سر تفہیمی انداز میں ہل رہا تھا۔

"تو پھر... یہ عمران..." وہ تھوڑی دیر بعد بولا۔

"میرا پہلے ہی سے یہی اندازہ تھا!"

"لیکن یہ نہ بھولو کہ وہ اس سے جذباتی وابستگی بھی رکھتی ہے" دوسرے آدمی نے کہا۔

"ہاں! اسے بھی ذہن میں رکھنا پڑے گا"

"دیکھیں... کرنل کیا فیصلہ کرتا ہے؟" وہ دونوں کمرے سے نکل کر ایک جانب بڑھتے چلے گئے۔ طویل راہداری تھی اور عمارت خاصی بڑی معلوم ہوتی تھی۔ راہداری کے اختتام پر بائیں جانب مڑ کر ایک بڑے کمرے میں داخل ہُوئے جہاں ایک قوی ہیکل آدمی آرام کُرسی پر نیم دراز تھا۔ چوڑے چکلے سینے والے اس آدمی کی آنکھوں میں عجیب سی چمک پائی جاتی تھی۔

"کیا رہا...؟" وہ ان کی طرف دیکھے بغیر غرّایا۔

ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر کاغذ کی شیٹ اس کی طرف بڑھا دی تھی۔ وہ اسے کچھ دیر تک دیکھتے رہنے کے بعد بولا "تو اس نے عمران کے خلاف شُبہ ظاہر کیا ہے؟" وہ دونوں خاموش رہے۔

اس نے تھوڑی دیر بعد کہا "تنویر نے عمران کے سلسلے میں ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی... تم دونوں بیٹھ جاؤ" اس نے سامنے والی کرسیوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔ دونوں مؤدبانہ بیٹھ گئے۔

وہ چند لمحے خاموشی سے اُنھیں دیکھتا رہا، پھر بولا "عمران اور جولیا کے علاوہ ہمارے پاس اور کسی کی تصویر نہیں ہے۔ تنویر اتفاقاً ہاتھ لگا تھا۔ اب تم اسی کی مدد سے بقیہ لوگوں پر بھی ہاتھ صاف کر سکتے ہو"

"لیکن... کرنل...!" ایک بولا "تنویر کی زبان تو اس طرح بند ہو گئی ہے جیسے کبھی بولا ہی نہ ہو"

"تمھیں اس پر تیسرا سوئچ نہیں آزمانا چاہیے تھا"

"تیسرا سوئچ آزمائے بغیر اس کی یادداشت ختم نہ ہوتی۔ آپ ہی کے حکم سے ایسا ہُوا تھا"

"خیر... خیر... جولیا پر تو نہیں آزمایا؟"

"نہیں کرنل..."

"ٹھیک ہے۔ بہر حال انھیں ایک ایک کر کے لانا ہے"

"نام اور پتے ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ کسی نہ کسی طرح پہچان ہی لیں گے"

"اب کسے لانا ہے؟"

"کیوں نہ عمران ہی کو لایا جائے" دوسرا بولا۔

"میں کچھ اور سوچ رہا ہوں" کرنل پُرتفکّر لہجے میں بولا۔ وہ دونوں خاموشی سے اُسے دیکھتے رہے!

تھوڑی دیر بعد اس نے کہا "عمران خطرناک آدمی ہے جس آسانی سے تنویر قابو میں آیا تھا، اتنی آسانی سے وہ تمھارے ہتھے نہ چڑھ سکے گا"

"ہم دیکھیں گے"

"اس سلسلے میں مجھ سے مشورہ کیے بغیر کوئی قدم نہ اٹھانا صورت سے بیوقوف نظر آنے والے اس درندے کو تم نہیں جانتے"

"ہم سے غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں کرنل... کیونکہ ہم کو حالات سے کُلّی طور پر آگاہی نہیں..."

"جو کام جس طرح کہا جائے اسی طرح انجام دو۔ بس اتنا ہی کافی ہے اس وقت طے کر لو کہ کل کسے لانا ہے۔"

"جب ہم کسی کو جانتے ہی نہیں تو کس پر کس کو ترجیح دیں۔"

"اچھا تو میرے مشورے پر عمل کرو... تنویر کی ذہنی حالت ایک ماہ سے قبل معمول پر نہیں آسکے گی۔ بھر ڈ سوچ ایسی ہی اذیت کا نام ہے۔ بہرحال کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تنویر کو رہا کر دو اور خاموشی سے حالات کا جائزہ لو۔ جولیا کو روکے رکھو... اور فی الحال انھیں قطعی نہ چھیڑو۔" وہ مزید کچھ کہنے والا تھا کہ کسی نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی۔

"آجاؤ۔" کرنل نے بند دروازے کو گھورتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔ ایک دیسی آدمی دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا اور ایک طرف کھڑا ہوگیا۔

"کیا خبر ہے؟" کرنل نے اس کی طرف دیکھے بغیر دیکھا۔

"مادام لسلی کو عمران اور اس کا ایک ساتھی... ایک عمارت میں لے گئے ہیں... شہر یار چوک کی گیارھویں عمارت ہے۔"

"کیا تم نے قریب سے ان لوگوں کا جائزہ لیا تھا؟"

"نہیں کرنل..." دیسی آدمی طویل سانس لے کر بولا۔ "عمران کے سیاہ فام باڈی گارڈ کی وجہ سے قریب نہیں جاسکا۔ وہ عقابی نظر رکھتا ہے۔"

"اس عمارت کی نگرانی جاری رکھو۔" کرنل نے خشک لہجے میں کہا۔ "بس جاؤ۔" دیسی آدمی دروازے کی طرف مڑ گیا تھا۔ اس کے چلے جانے کے بعد کرنل نے انھیں مخاطب کیا۔ "تم نے سُن لیا۔ انھوں نے لسلی کو پولیس کے حوالے نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ انھیں اس کے بیان پر یقین نہیں آیا۔ اب تم تین بجے شب کو سفارت خانے کی طرف سے اس کی گم شدگی کی رپورٹ درج کرا دینا۔ خیال رہے کہ وہ اپنی یادداشت کھو بیٹھی ہے۔"

"بہت بہتر کرنل۔ لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اسے کس مقصد کے تحت عمران کے حوالے کیا گیا ہے؟"

"اپنے کام سے کام رکھو..." کرنل غرّایا۔

"لیکن کرنل۔" دوسرا بولا۔ "لسلی کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے وہ اس سے نامناسب برتاؤ بھی کر سکتے ہیں۔"

"لسلی کسی ملک کی شہزادی نہیں ہے۔ ہم ہی میں سے ہے۔" کرنل نے بے پروائی سے کہا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر رہ گئے۔

★★

عمران اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا اور وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اپنی موجودہ حالت سے متعلق اسے ذرّہ برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

دفعتہً اس نے سر اُٹھا کر بڑی بے بسی سے پوچھا۔ "میں کون ہوں؟"

"تم مجھ سے پوچھ رہی ہو۔"

"پھر کس سے پوچھوں۔ اچھا یہی بتا دو کہ تم کون ہو۔ میں نے پہلے کبھی تمھیں نہیں دیکھا۔"

"میں شہزادہ بدبخت ہوں۔"

"مجھے بتاؤ کہ میں کون ہوں؟"

"ابھی تک تم نے اپنا نام ہی نہیں بتایا...؟"

"میرا نام کیا ہے؟" وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولی۔

"شاید جولیانا فٹنر واٹر بتا سکے۔"

"کون جولیانا فٹنر واٹر...؟"

"وہی جسے تم ڈرانے آئی تھیں۔"

"لیکن میں تو کسی جولیانا فٹنر واٹر کو نہیں جانتی؟"

"اب میں بتاؤں کہ میں کون ہوں۔" عمران نے جھک کر پوچھا۔

"بتاؤ... بتاؤ..." وہ مضطربانہ انداز میں بولی۔

"اُلّو کا پٹھا ہوں۔" عمران اُردو میں بڑبڑایا۔

"میں نہیں سمجھی؟"

"ابھی سمجھ جاؤ گی..." عمران نے کہہ کر جوزف کو آواز دی۔ وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوا اور ایڑیاں بجا کر کھڑا ہوگیا۔ عورت اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔

"یہ اپنی یادداشت کھو بیٹھی ہے۔" عمران نے جوزف سے کہا۔

"مجھے تو پہلے ہی سے پاگل معلوم ہوتی رہی ہے۔" جوزف خشک لہجے میں بولا۔

"تو پھر اب ہم کیا کریں؟" عمران نے بے بسی سے پوچھا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں باس۔ پاگل عورت کبھی میرا موضوع نہیں رہی۔"

"اچھی بات ہے تو پھر میں اسے تیرے ساتھ کسی کمرے میں بند کیے دیتا ہوں، اسے سمجھنے کی کوشش کر ڈال۔"

"یہ زیادتی ہوگی باس؟"

"میرا حکم!" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

"اگر اس نے مجھ پر آنکھیں چمکائیں تو میں اسے مار ڈالوں گا... پاگل عورتوں کی آنکھوں کی چمک مجھے بڑی کریہہ لگتی ہے!"

اردو پاکٹ بکس کی فخریہ پیش کش

طبّ و صحت

	روپے
ڈاکٹر ایم اے ناروولی کی کتب	
استقاط حمل کا علاج	8
بواسیر کا علاج	8
ذیابیطس کا علاج	8
لیکوریا کا علاج	8
اینٹی بائیوٹک ڈرگز	12
روزن بازی	8
وٹامن سے علاج	8
امراض شکم کا علاج	12
ڈاکٹر ایس۔ پی مہتاب کی تصانیف	
بخاروں کا علاج	8
ایسے ہزاروں بیماریوں کا علاج	6
پریکٹس، مریض اور آمدنی بڑھانے کا راز	10
اسٹیتھسکوپ گائڈ	8
دمہ کا علاج	8
کان، ناک اور گلے کا علاج	8
بیلاڈونا سے ایک سو امراض کا علاج	6
مردانہ امراض کی کامیاب دوائیں	8
سنیاسیوں کے جادو اثر مجربات	8
روحانی علاج	8
دردوں کا علاج	8
آنکھوں کی کامیاب دوائیں	8
ناگہانی حادثات اور امراض	8
قدرتی علاج کے معجزے	8
مرگی کا علاج	8
ڈاکٹر نرائن کی تصانیف	
ایلوپیتھک مکسچر	10
پنسلین گائڈ	8
ڈاکٹری دوائیوں کے فارمولے	12
جادو اثر دوائیں	8
ڈینٹل سرجری	22
بخار اور تھرمامیٹر	8
رفیقِ ہومیوپیتھی	12
معجزے دکھانے والی ہومیوپیتھک دوائیں	10
لب لباب بائیوکیمک علاج	6
جرمن ڈاکٹری	6
سوشلر کی بائیوکیمک ادویات	6

دیگر ڈاکٹری تصانیف

	روپے
دل کی بیماریاں	8
جگر کے امراض	8
مٹاپا کم کیجیے، صحت مند رہیے	8
برتھ کنٹرول کا قدرتی طریقہ	12
پتہ کے عوارض کا قدرتی علاج	8
سو سال زندہ رہیے	8
حمل سے وضع حمل تک	10
عینک لگانا چھوڑیے	8
اپنا وزن بڑھایئے	8
معدے کے السر کا قدرتی علاج	8
قبض، بواسیر، پیٹ کے درد کا علاج	8
بے خوابی کا قدرتی علاج	6
ہرنیا (آنت اترنے) سے نجات پایئے	8
کینسر سے بچاؤ کے طریقے	8
ہکلانا چھوڑیے	8
گنج پن کا قدرتی علاج	10
زنانہ امراض کا ہومیوپیتھک علاج	8
سل و دق کا علاج	8
بچوں کے امراض کا ہومیوپیتھک علاج	6
سلفا ڈرگز	8
[illegible] کی کامیاب دوائیں	12
بچوں کی دوائیاں	6
جنسی سوالات اور جوابات	12
قبض اور اس کا علاج	8
بالوں کے امراض اور ان کا علاج	8
شیرہ (گڑ) کے کرشمے	4
پیٹنٹ ادویات	10
پرانے سردرد کا قدرتی علاج	6
شہد کے کرشمے	6
جلدی بیماریوں کا قدرتی علاج	8
کیل، مہاسوں سے نجات پایئے	8
گردے کی تکالیف کا قدرتی علاج	8
پرانے نزلہ، زکام سے نجات پایئے	6
ضبط تولید	12
مخزن چار طب (تمام طریقہ علاج)	30
گلے کے غدود کا بغیر آپریشن علاج	8
جوڑوں کے درد (گٹھیا) کا علاج	8

اسلامیات

	روپے
سیرت غوث الاعظمؒ	8
واقعات الصالحینؒ	10
حضرت خالد بن ولیدؓ	10
سیرت خلفاء راشدینؓ	8
سیرت آل عباسؓ	12
روحانیات کے تاجدار	8
طارق بن زیادؒ	6
میاں بیوی کے حقوق و فرائض	6
نغمہ ربانی	6

ناول ہی ناول

عظیم مصنفین کے ناول	
یاد	6
ہانگ کانگ کی حسینہ	6
بن بیاہی ماں	6
میلی چاندنی	6
عورت اور آبشار	6
دل کی دنیا	6
ایک معمولی لڑکی	6
زرگاؤں کی رانی	6
قتل کا راز (جاسوسی)	6
خلش	6
ناگ منی	6
سرخ لٹیرا (جاسوسی)	6
فسانۂ عجائب	6
عورتوں کا شکاری (جاسوسی)	6
بند گلی	6
جگنو اور ستارے	6
روس کے عظیم ناول	6
انگریزی کے عظیم ناول	6
طوفانوں کی گود میں	6
جوگیا (رومانی افسانے)	6
پلنگ (رومانی افسانے)	6
کانچ کے ٹکڑے (طنزیہ افسانے)	6
مہمان (طنزیہ افسانے)	6
خطرناک اسمگلر	6
ہوس کی پجارن (جاسوسی)	8

متفرقات

	روپے
کرکٹ کھیلنا سیکھیے	8
یوگا (با تصویر)	20
ہپناٹزم گائڈ	8
علم نفسیات	6
احساس کمتری سے نجات پایئے	6
قوت ارادی بڑھایئے	6
رہنمائے پاسٹری (با تصویر)	12
رموز دست شناسی (با تصویر)	12
ہم سب اور وہ	6
ہماری عادتیں اور جذبات	6
اپنا قد بڑھایئے (با تصویر)	8
راہنمائے فوٹوگرافی	8
تاش کے کھیل و جادو	8
انمول موتی (زریں اقوال)	6
خواب کیا کہتے ہیں	8
دوست بنانے کا فن	6
امتحان میں کامیابی کا راز	6
شادی شدہ لوگوں کے لئے کارآمد کتابیں	
عورت مرد	10
جنسی مسائل	10
میاں، بیوی کے جنسی تعلقات	10
جنسی تعلقات کے عجیب و غریب پہلو	10
برتھ کنٹرول (با تصویر)	10
جنسی مشورے	10
محبت اور شادی	10
خاوند بیوی	10
ڈاکٹر غلام جیلانی کی تصانیف	
دولہا دلہن کا ملاپ	10
جنسی طاقت میں اضافہ	12
جنسی ملاپ میں مرد کا حصہ	10
مردانہ امراض (با تصویر)	12
زنانہ امراض (با تصویر)	10
سہاگ رات	10
فیملی پلاننگ	10

بڑھیا کاغذ، نفیس ترین کتابت، حسین رنگوں سے مرصع ٹائٹل اور موضوع کے اعتبار سے بہترین کتابوں کا سیٹ۔ ایک خط لکھ کر آج ہی اپنی پسندیدہ کتب منگوائیں۔

ڈاک سے منگوانے کا پتہ

اردو پاکٹ بکس (پاکستان) کراچی ۱۸

"خاموش تجھے وہی کرنا پڑے گا جو میں کہوں گا۔"

"تمھاری مرضی باس! اگر تم میری گردن میں پھانسی کا پھندہ دیکھنا چاہتے ہو۔"

"بکواس بند کرو۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھاؤ، اور ساتھ لے جاؤ۔"

"ہاتھ تو نہیں لگاؤں گا اس سفید سوریا کو خواہ تم مجھے گولی ہی کیوں نہ مار دو باس۔"

"تم دونوں کی گفتگو بڑی خوفناک ہے۔" دفعتہً عورت بولی۔

"تم چپ رہو۔" عمران نے اسے گھونسہ دکھایا۔

"شش... شاید... میرا نام لسلی ہے... اور میں کسی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کی بیٹی ہوں۔"

"شاید میں شُبہ ہے۔" عمران اُسے گھورتا ہُوا بولا۔

"ٹھہرو... مجھے اور سوچنے دو!" وہ خوفزدہ نظروں سے جوزف کی طرف دیکھ کر بولی۔

"سوچ لینے دو باس! کیا حرج ہے۔" جوزف نے جلدی سے کہا۔

"ارے تو بڑا کام چور ہے۔" عمران دانت پیس کر بولا۔

"اچھی بات ہے! میں اسے لیے جا رہا ہوں۔" جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا اور عورت کی طرف قدم بڑھایا ہی تھا کہ وہ بول پڑی۔ "ٹھہرو! مجھے اپنے گھر کا فون نمبر بھی یاد آ رہا ہے۔"

"بتاؤ جلدی سے۔" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔ عورت نے اسے نمبر بتائے۔ وہ جوزف کو وہیں چھوڑ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ جوزف عورت کی طرف ایسے انداز میں دیکھے جا رہا تھا جیسے نگاہ اِدھر اُدھر ہوتے ہی وہ اُٹھ کر بھاگ جائے گی۔

"مم... مجھے تم سے خوف معلوم ہوتا ہے۔" وہ کپکپاتی ہُوئی آواز میں بولی۔

"میں بھیڑیا ہوں...!" جوزف غُرّایا۔ غالباً یہ بات اس کے پلے پڑ گئی تھی کہ وہ بننے کی کوشش کر رہی ہے۔

"نہیں... مجھ پر رحم کرو۔ میرے پاپا کو فون کر دو۔"

"لیکن تم تو اپنی یادداشت کھو بیٹھی تھیں؟"

"اب کچھ کچھ یاد آ رہا ہے۔ پتہ نہیں، مجھے کیا ہوتا جاتا ہے سب کہتے ہیں کہ میں ذہنی مریض ہوں۔"

"ضرور ہو گی۔" جوزف بُرا سا مُنہ بنا کر بولا۔

"پھر بتاؤ، میں کیا کروں؟"

"تم جھوٹی ہو! کوئی بڑا چکّر معلوم ہوتا ہے...۔"

"کیسا چکّر؟"

"میں نہیں جانتا۔ یہ سب کچھ میرا باس ہی جانتا ہوگا۔"

"وہ کون ہے؟"

"میں اب تمھارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا، خاموش رہو۔" جوزف نے کہہ کر سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے۔ اتنی دیر میں عمران واپس آ گیا۔ چند لمحے عورت کو گھورتا رہا پھر بولا۔ "تم لسلی پے ٹی شیو ہو؟"

"ہاں... ہاں... یہی نام ہے میرا۔" وہ خوش ہو کر بولی۔ "کیا پاپا سے بات ہُوئی ہے؟"

"وہ تمھیں لینے کے لیے آ رہے ہیں لیکن اس سے پہلے انھیں ثابت کرنا پڑے گا کہ وہ اپنے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری ہیں۔"

"ثابت کر دیں گے۔ ضرور ثابت کر دیں گے۔ جب کہ ان کا یہی عہدہ ہے۔"

"لیکن اس کے باوجود بھی تمھیں اس کی جواب دہی کرنی پڑے گی کہ اس وقت تم جولیا نافٹز واٹر کے گھر کیوں گئی تھیں۔"

"اوہ... تو کیا میں وہاں تھی۔ کیا اس نے تمھیں نہیں بتایا کہ میں کون۔ ارے وہ میری بہت اچھی دوست ہے۔"

"اسے کچھ نامعلوم آدمی اُٹھا لے گئے ہیں۔"

"میں یقین نہیں کر سکتی۔ وہ تو بہت اچھی ہے! میں صرف یہ ثابت کرنا چاہتی تھی کہ وہ اتنی دلیر نہیں ہے، جتنی خود کو ظاہر کرتی ہے۔" عمران کچھ نہ بولا۔ وہ بھی خاموشی سے اس کی طرف دیکھتی رہی۔

"اگر تم پہلے ہی بتا دیتیں کہ مسٹر گلینی پے ٹی شیو کی بیٹی ہو تو ہم اتنی زحمتوں میں کیوں پڑتے۔"

"اُوہ... کیا وہ تمھیں جانتے نہیں ہیں۔"

"نہیں... لیکن میں انھیں پہچانتا ہوں، اس لیے کسی ہچکچاہٹ کے بغیر تمھیں ان کے سپرد کر سکوں گا۔"

"اگر انھیں نہ جانتے ہُوتے تو میرا کیا حشر ہوتا؟" وہ عمران کی آنکھوں میں دیکھتی ہُوئی مُسکرائی۔

"کسی یتیم خانے میں داخل کرا دیتا، عورت پالنے کا تجربہ نہیں ہے مجھے۔"

"میں نے محسوس کیا ہے کہ تم بہت اُجڈ ہو، اتنے خوبصورت آدمی کو اُجڈ نہ ہونا چاہیے۔"

"باس! ہوشیار۔" جوزف بوکھلا کر بولا۔ "یہ تمھارے حسن کی تعریف کر رہی ہے۔"

"اچھا۔" عمران چونک کر اس کی طرف مڑا۔ "میں نے تو محسوس نہیں کیا۔"

"تم یونہی غائب رہتے ہو! مجھے ہر وقت ساتھ رکھا کرو۔" جوزف کے دانت نکل پڑے۔

"میں کہتی ہوں اسے ہٹاؤ یہاں سے۔" لسلی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ ناممکن ہے۔" جوزف گردن اکڑا کر بولا۔ "یہ عورتوں کے معاملے میں ناتجربے کار ہیں، اس لیے تنہا نہیں چھوڑے جا سکتے!" لسلی نے عمران کی طرف دیکھا۔

"مم... مجبوری ہے۔" عمران ہکلایا۔

"تم لوگ میری سمجھ میں نہیں آ سکے۔ ویسے کیا ہم آیندہ بھی ملتے رہیں گے۔"

"میری موجودگی میں۔" جوزف بول پڑا۔

"کیا تم اِسے خاموش رہنے کو نہیں کہہ سکتے۔" وہ جھنجلا گئی۔

"مجبوری ہے۔" عمران نے بے بسی سے ٹھنڈی سانس لی، چند لمحے اسے گھورتا رہا، پھر بولا۔ "تم پتہ نہیں کیا چیز ہو۔"

"کیوں... اب کیا ہُوا؟"

"ایک ہی وقت میں کئی طرح کی باتیں کرتی ہو! ابھی تم نے اس پر حیرت ظاہر کی تھی کہ تم جولیا کے بنگلے میں تھیں اور پھر یہ بھی کہا تھا کہ تم دراصل اس پر ثابت کرنا چاہتی تھیں کہ وہ اتنی دلیر نہیں ہے جتنی خود کو ظاہر کرتی ہے۔"

"میرا سر چکرا رہا ہے! میں کچھ نہیں جانتی۔ پاپا آ رہے ہیں، انھی سے پوچھ لینا۔ میں اپنے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔" عمران نے جوزف کو وہاں سے چلے جانے کا اشارہ کیا اور وہ چپ چاپ کمرے سے نکل گیا۔

"شکر ہے۔" لسلی نے طویل سانس لی۔

"کس بات پر شکر ادا کر رہی ہو۔"

"یہاں میں نے کسی کے پاس بھی نیگرو ملازم نہیں دیکھا۔"

"میں انٹرنیشنل آدمی ہوں۔"

"پپ... پولیس... باس۔"

"کہاں؟"

"پورچ میں اُن کی گاڑی رُکی ہے۔ اس کے پیچھے ایک پرائیویٹ کار بھی ہے۔"

"نکل چلو...۔" عمران نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے بائیں جانب والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اس سے صرف ایک قدم پیچھے تھا۔ لسلی بھی اُٹھ کر اُن کی جانب دوڑی تھی۔ لیکن اس کے قریب پہنچنے سے قبل ہی دروازہ بند ہو چکا تھا۔ عمران ٹارچ روشن کیے ہُوئے اس طویل اور تاریک راہداری میں دوڑ رہا تھا اور پھر وہ دونوں جلد ہی عمارت کے عقبی حصے سے گزر کر گلی میں آ نکلے۔

"گاڑی...!" جوزف بھرائی ہُوئی آواز میں بولا۔ "گاڑی تو اُدھر ہی رہ گئی۔"

"پرواہ مت کرو...۔ گاڑی کے ذریعے وہ ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ رجسٹریشن آفس میں اس کا اندراج نہیں ہے۔"

"اتنی اچھی گاڑی ضائع ہو جائے گی باس۔"

"میرے باپ نے میرے لیے نہیں خریدی تھی۔" عمران کسی لڑاکی عورت کے سے انداز میں ہاتھ نچا کر بولا۔ "جہاں سے تعلق رکھتی ہے۔ وہیں پہنچ جائے گی۔"

"اپنی باتیں تم خود ہی جانو باس! میرا تو نشہ اُکھڑ رہا ہے۔ اچھا ہی ہوا کہ پولیس آ گئی ورنہ تم تو وہیں صبح کر دیتے۔"

"خاموشی سے چلتے رہو۔" عمران نے دوسری گلی میں مڑتے ہُوئے کہا۔ وہ شاہراہوں کو نظرانداز کرتا ہُوا تنگ و تاریک گلیوں ہی میں چلتا رہا تھا... جوزف نے خاموشی اختیار کر لی تھی پھر شہریار چوک بہت پیچھے رہ گیا۔ دوسری صبح عمران ناشتے سے فارغ ہوا ہی تھا کہ کیپٹن فیاض کی آمد کی اطلاع ملی۔

"دیکھو...۔" اس نے سلیمان سے کہا۔ "جوزف سے کہہ دو کہ اپنے کمرے سے باہر نہ نکلے گا۔"

"کیوں... کیا ہُوا صاحب...۔"

"مردود کسی کی مُرغی چُرا کر بھاگا تھا۔" عمران نے مغموم لہجے میں کہا۔ سلیمان نے آنکھیں ترچھی کر کے اسے دیکھا تھا اور جوزف کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔ عمران نشست کے کمرے میں آیا۔ فیاض نے خاصی "دلآویز" مسکراہٹ کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔

"چائے پیو گے یا کافی؟" عمران کے لہجے میں چہکار تھی۔

"کچھ بھی نہیں؛ صرف یہ پوچھنے آیا ہُوں کہ تم دونوں پچھلی رات کہاں تھے؟" عمران بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"دوسرے سے مراد ہے جوزف۔" فیاض نے ابھی تک اپنے لہجے میں ناگواری نہیں پیدا ہونے دی تھی۔

"ہم دونوں...۔" عمران نے حیرت سے کہا۔

"ہاں! تم اور جوزف...۔"

"قصّہ کیا ہے؟"

"پہلے تم میری بات کا جواب دو۔"

ہم دونوں یہیں تھے۔" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"تمھیں یقین ہے؟"

"کیپٹن فیاض! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمھیں دھکے مار کر یہاں سے نکال دوں۔"

"کیا مطلب؟"

"دھکے کا مطلب معانقہ نہیں ہوتا۔"

"تم دونوں کے خلاف ایک غیر ملکی سفارت خانے کی طرف سے رپورٹ درج کرائی گئی ہے۔"

"جوزف اور عمران کے خلاف۔" عمران اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"حلیے تمھی دونوں کے ہیں۔"

"اب واقعی اُٹھا کر نیچے پھینک دوں گا۔ محض حلیوں کی بنا پر سیدھے یہیں دوڑے چلے آئے ہو۔"

"سنجیدگی اختیار کرو۔ معاملہ میری حدود سے آگے بڑھ گیا ہے۔"

"کیسا معاملہ؟"

"پہلے تم بتاؤ کہ پچھلی رات تم دونوں کہاں تھے؟"

"وہیں... جہاں سے متعلق رپورٹ درج کرائی گئی ہوگی۔" عمران نے کہا اور میز کے قریب جاکر فون پر کسی کے نمبر ڈائیل کرنے لگا۔ ریسیور کان سے لگائے فیاض کی طرف دیکھے جا رہا تھا اور اس کے ہونٹوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ تھی۔

دفعتًہ وہ ماؤتھ پیس میں بولا۔ "میں عمران بول رہا ہوں جناب! پچھلی رات آپ کی کوٹھی پر جو قوالی ہوئی تھی اس سے میں اور جوزف بے حد محظوظ ہوئے تھے... لیکن کیپٹن فیاض کو شکایت ہے کہ آپ نے انھیں مدعو نہیں کیا تھا... جی ہاں... موجود ہیں جی نہیں کوئی خاص بات نہیں۔ ان کا خیال ہے کہ پچھلی رات ہم دونوں نے آپ کے ساتھ نہیں گزاری تھی۔ جی... جی... بہت بہت شکریہ۔" عمران نے ریسیور رکھ کر طویل سانس لی... اور خواہ مخواہ مُنہ چلاتا ہوا فیاض کی طرف دیکھنے لگا۔ فیاض کی قہر آلود نظریں پہلے ہی سے اس پر رہی تھیں۔

"کس سے بات کر رہے تھے؟" بالآخر اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"سر سلطان سے۔ مجھے تو کل ہی معلوم ہوا کہ کس قدر صوفی منش آدمی ہیں... کیا کیا قوال اکٹھے کیے تھے... واہ... بلکہ آہ ہا ہا۔"

"ہوں!" فیاض سانپ کی طرح پھپھکارا۔

"غالباً اب تمھارا اطمینان ہوگیا ہوگا۔"

"ہرگز نہیں..."

"تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ تم مجھے پھنسوانا ہی چاہتے ہو۔" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔ فیاض کچھ نہ بولا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور عمران کو گھورے جا رہا تھا۔

"میں غلط نہیں کہہ رہا۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "تم یہی چاہتے ہو کہ کسی نہ کسی طرح میں جیل پہنچ جاؤں۔"

"بکواس مت کرو۔ میں تمھیں اطلاع دینے آیا تھا کہ عنقریب تم مشکلات میں پڑنے والے ہو۔"

"جب تک مجھے رپورٹ کی نوعیت کا علم نہ ہو جائے کوئی رائے قائم کرنا بیکار ہوگا۔"

"لسلی پے ڈی شیو کو جانتے ہو۔" عمران نے نفی میں سر ہلایا۔

"اس نے رپورٹ درج کرائی ہے کہ تم اسے جوزف سے شادی کرنے پر مجبور کر رہے تھے اور تشدد پر اُتر آئے تھے۔"

"یہ لسلی ہے کون؟" عمران نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔

"گلینی پے ڈی شیو کی بیٹی ہے جو ایک سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری ہے۔"

"لیکن رپورٹ میں ہم لوگوں کے صرف حلیے درج کرائے گئے ہیں۔"

"اور کیا کہہ رہا ہوں اتنی دیر سے۔"

"بس تو پھر تلاش جاری رکھو۔"

"اگر شناختی پریڈ ہوگئی تو کیسی رہے گی۔"

"مر گئے شناختی پریڈ کرانے والے۔"

"اگر وہ مر گئے تو تم یتیم کہلاؤ گے۔" فیاض طنزیہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"اُوہ تو بات اس حد تک بڑھ چکی ہے۔"

"جناب... کچھ لوگوں نے رحمان صاحب کے مُنہ پر تمھارا اور جوزف کا نام لیا تھا۔"

"محض حلیے کی بنا پر۔"

"جی ہاں! اب تو غالباً آپ کے عَلم ٹھنڈے ہوگئے ہوں گے۔"

"میرے عَلم ہمیشہ بلند رہیں گے... ہونے دو شناختی پریڈ کیا ابھی چلوں؟"

"میں صرف تمھیں آگاہ کرنے آیا تھا۔"

"شکریہ!" عمران بُرا سا مُنہ بنا کر بولا۔

"تو پھر اب میں جاؤں۔"

"ضرور... ضرور..." عمران بُرا سا مُنہ بنا کر بولا۔ ٹھیک اُسی وقت فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اُٹھا لیا۔ دوسری دوسری طرف سے صفدر کی آواز آئی۔ "تنویر مل گیا ہے، لیکن اس کی عجیب حالت ہے۔"

"عجیب سے کیا مراد ہے؟"

"کسی بات کا جواب ہی نہیں دیتا، چُپ سادھ رکھی ہے۔ آنکھوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پوری طرح بیدار نہ ہو۔"

"کہاں ہے؟"

"میرے ساتھ۔ میں گھر سے بول رہا ہوں۔"

"اچھا... اچھا... کچھ دیر بعد ملاقات ہو سکے گی۔" کہہ کر اس نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ فیاض اُسے معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا اُٹھا تھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ عمران نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور کھڑا دیکھتا رہا۔ فیاض مزید کچھ کہے بغیر جا چکا تھا۔

●

رحمان صاحب کے آفس میں دونوں باپ بیٹی موجود تھے اور اُن کے سامنے میز پر متعدد تصویریں بکھری پڑی تھیں۔ ان میں مقامی لوگوں کی تصویریں بھی تھیں اور افریقہ کے سیاہ فام باشندوں کی بھی عمران اور جوزف کے بھی چند پوز تھے۔ لسلی ایک ایک کر کے اُنھیں بغور دیکھ رہی تھی لیکن اپنی درج کرائی ہوئی رپورٹ کے مطابق کسی کو بھی شناخت نہ کر سکی۔

"بے حد مشکل کام ہے۔" رحمان صاحب بولے۔ "ہو سکتا ہے ملزم اس وقت تک یہ شہر ہی چھوڑ گئے ہوں لیکن مسٹر پے ڈی شیو! آپ شہر یار چوک کی اس عمارت تک کیسے پہنچے تھے؟"

"کسی نے فون پر مطلع کیا تھا کہ لسلی وہاں موجود ہے۔ اس نے اپنا نام نہیں بتایا تھا۔ بہرحال جب میں پولیس کو لے کر وہاں پہنچا تو لسلی تنہا ملی تھی۔"

"کیا انھیں پولیس کی آمد کی اطلاع ہوگئی تھی؟" رحمان صاحب نے لسلی سے پوچھا۔

"نیگرو نے باہر سے اگر کچھ کہا تھا اور پھر دونوں دوسرے دروازے سے فرار ہوگئے تھے۔" لسلی نے جواب دیا۔

"بہرحال! ہم دیکھیں گے کہ اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں۔" رحمان صاحب نے طویل سانس لے کر کہا۔ پھر انھوں نے تصویریں سمیٹ کر ایک تھیلے میں ڈال دی تھیں۔

"بہت بہت شکریہ!" لسلی کا باپ اُٹھتا ہوا بولا پھر دونوں رحمان صاحب سے مصافحہ کر کے آفس سے باہر آگئے تھے۔ کمپاؤنڈ میں پہنچ کر ایک لمبی سی کار میں بیٹھے اور کار سڑک پر نکل آئی۔ گلینی خود ہی ڈرائیو کر رہا تھا اور لسلی اس کے برابر بیٹھی ہوئی تھی۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کرتی پھر رہی ہوں۔" لسلی تھوڑی دیر بعد بولی۔ "ان تصاویر میں ان دونوں کے کئی پوز موجود تھے۔"

"جو کچھ کہا جائے خاموشی سے کرتی رہو۔" گلینی خشک لہجے میں بولا۔

"جب ان پر الزام عائد ہی نہیں کرنا تو پھر اس ڈھکوسلے کی کیا ضرورت تھی؟"

"کرنل ہی جانے، مجھ سے کچھ نہ پوچھو۔" گلینی نے طویل سانس لے کر کہا۔

"مجھے تو وہ پاگل معلوم ہوتا ہے۔"

"اپنے کام سے کام رکھو لڑکی۔ کیا میں تمھارا باپ ہوں؟"

"نہیں۔" لسلی نے طویل سانس لی۔

"تو پھر یا تو میں پاگل ہوں یا تم۔"

"کچھ بھی ہو، میں کرنل کے ساتھ کام نہیں کر سکتی۔"

"تم تو اس طرح کہہ رہی ہو جیسے میں سچ مچ تمھارا باپ ہوں اور تمھیں اس مصیبت سے نجات دلا دوں گا۔"

"مجھے اس سے نفرت ہے۔" لسلی جھنجلا کر بولی۔ "اس سے پہلے جو شخص ہمارا انچارج تھا وہ اتنا سخت گیر اور دیوانہ نہیں تھا۔"

"خاموش رہو! کیا تم یہ چاہتی ہو کہ اندھیرے میں کوئی بہت بڑا کیکڑا تمھاری گردن توڑ دے۔"

"نن... نہیں..." وہ ہکلائی اور پھر روہانسی ہوگئی۔

"بہرحال! اب تم اس عمارت کا رُخ نہیں کرو گی جہاں کرنل مقیم ہے۔" گلینی نے درشت لہجے میں کہا۔

"میں کب اس کی شکل دیکھنا چاہتی ہوں۔"

"ابھی ایک بار پھر دورے کی حالت میں تمھیں عمران سے ملنا ہے، اور تم پچھلی ساری باتیں بھول چکی ہوگی۔ کیا سمجھیں؟"

"کچھ سمجھنا تو چاہتی ہی نہیں! جو کچھ کہا جائے گا۔ کروں گی۔"

"اب دیا ہے تم نے سمجھ داری کا ثبوت۔"

"فی الحال میں کہاں جا رہی ہوں؟"

"اب تم مستقل طور پر میرے ہی ساتھ رہو گی۔"

"غنیمت ہے۔" وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ "حقیقت یہ ہے کہ اب میں اپنے پیشے سے متنفر ہوگئی ہوں۔"

"لیکن میں یہ بات تم پر واضح کردوں کہ غداری کی سزا موت ہے۔"

"غداری کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا... میں تو باعزت طور پر سبکدوشی چاہتی ہوں۔"

"ابھی تو تمھاری ریٹائرمنٹ میں دو سال باقی ہیں۔" لسلی کچھ نہ بولی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی گاڑی ایک بڑی عمارت کے کمپاؤنڈ میں داخل ہُوئی تھی۔ گاڑی سے اُتر کر وہ عمارت کے نشست کے کمرے میں آئے۔ یہاں ایک آدمی شاید پہلے ہی سے ان کا منتظر تھا۔

"وہ اُٹھتا ہُوا بولا۔" کرنل مکمل رپورٹ چاہتا ہے۔"

"رپورٹ ترتیب دینے میں وقت لگے گا۔" لسلی نے عاجزانہ طور پر کہا۔

"جتنی جلد ممکن ہو۔" اس نے ناخوشگوار لہجے میں کہا اور باہر چلا گیا۔ لسلی بے سُدھ سی ہو کر ایک صوفے پر گر گئی تھی گلینی اُسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بولا۔ "کیا تم کچھ پینا پسند کرو گی۔"

"ضرور..." وہ سر اُٹھائے بغیر بولی۔ "میرے اعصاب شکستہ ہو گئے ہیں۔" گلینی کمرے سے چلا گیا۔ لسلی جیسے پڑی تھی ویسے ہی پڑی رہی ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ہاتھ پیر ہلانے کی سکت بھی اس میں نہ رہی ہو۔ تھوڑی دیر بعد ایک باوردی ملازم شراب کی ٹرے اُٹھائے ہُوئے کمرے میں داخل ہُوا۔ لسلی نے اسے اشارہ کیا تھا کہ وہ خود ہی اس کے لیے ایک گلاس بنا دے۔ ملازم حکم کی تعمیل میں لگ گیا تھا اور لسلی آنکھیں پھاڑے چھت کو گھُورے جا رہی تھی۔ دفعتہً فون کی گھنٹی بجی اور ملازم اپنا کام چھوڑ کر فون کی طرف لپکا۔

اس نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا تھا اور پھر بولا تھا۔ "جی ہاں جی... جی ہاں... موجود ہیں۔" اس کے بعد وہ ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھے ہُوئے لسلی کی طرف مڑا تھا۔ "آپ کی کال ہے۔"

"اِدھر ہی اُٹھا لاؤ فون۔" لسلی نے تھکی تھکی سی آواز میں کہا۔ پھر ریسیور کان سے لگاتے ہی بُری طرح چونکی تھی۔ دوسری طرف سے کسی نے کہا تھا۔ "بہت بہت شکریہ!"

"کون ہے؟" اس نے بھرّائی ہُوئی آواز میں پوچھا۔

"وہی جس کی تصویر کی شناخت تم نہ کرسکیں۔"

"اوہ... بہت زیادہ باخبر معلوم ہوتے ہو۔ کیا میں نے غلطی کی تھی؟"

"اس کے بارے میں مَیں کیا کہہ سکتا ہوں؛ لیکن یہ ضرور پوچھوں گا کہ ہمارے سلسلے میں غلط رپورٹ درج کرانے کا کیا مطلب تھا؟"

"مجبوری تھی۔ فون پر نہیں بتا سکتی۔ دوبارہ ملاقات ہونے پر ہی بتاؤں گی۔"

"کب ہو رہی ہے ملاقات...؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جب تم چاہو..."

"مم... میں تو یہ چاہتا ہُوں کہ ہر وقت تمھی سے ملاقات رہے۔"

"میں بھی تم سے بہت متاثر ہُوئی ہوں... لیکن وہ نیگرو نہیں ہوگا تمھارے ساتھ۔"

"کہو تو اسے کسی کنوئیں میں دھکیل دوں۔"

"تمھارا اپنا مسئلہ ہے، میں کیا کہہ سکتی ہُوں۔"

"تو پھر کہاں ملاقات ہوگی؟"

"جہاں تم کہو۔"

"آج چھ بجے شام سی سائڈ ہیون میں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ملوں گی۔" دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز سُن کر اس نے بھی ریسیور رکھ دیا اور اس دروازے کی طرف دیکھنے لگی جس سے گلینی باہر گیا تھا۔ ملازم نے گلاس پیش کیا اور انسٹرومنٹ کو اُٹھا کر پھر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

★★

سی سائڈ ہیون کے پھاٹک پر عمران کو بھیڑ نظر آئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہاں کوئی حادثہ ہو گیا ہو۔ وہ گاڑی روک کر نیچے اُترا۔ بھیڑ کے درمیان لسلی کھڑی نظر آئی جو حیران اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے ایک ایک کو گھُورے جا رہی تھی۔

دفعتہً وہ بولی۔ "میں کہاں ہُوں... اور تم لوگ کون ہو؟"

"کیا قصّہ ہے؟" عمران نے ایک آدمی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تھا۔

"پتہ نہیں اسے کیا ہو گیا ہے۔" جواب ملا۔ "اچھی بھلی گاڑی سے اُتری تھی اور پھر ٹھٹک کر رہ گئی تھی۔ قریب سے گزرنے والے ایک آدمی کو روک کر اس نے یہی سوال کیا تھا جو آپ ابھی سُن چکے ہیں۔"

"خُدا اس پر رحم کرے۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "میرے پڑوسی کی بیٹی ہے۔ اس پر خود فراموشی کے دورے پڑتے ہیں۔"

پھر وہ آگے بڑھا اور اس کا بازو پکڑ کر بولا۔ "لسلی... لسلی تم یہاں کیا کر رہی ہو...؟"

اس نے اسے اطالوی میں مخاطب کیا تھا اور دوسرے لوگ اُسے حیرت سے دیکھنے لگے تھے۔

"اس کی مادری زبان اطالوی ہے۔" عمران نے مجمعے کی طرف

مڑ کر کہا۔ کوئی کچھ نہ بولا۔ لسلی خاموش کھڑی اسے دیکھے جا رہی تھی۔ وہ اس کا بازو پکڑے ہُوئے اسے سی سائڈ ہیون کی طرف لے چلا۔ لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ دفعتہً لسلی آہستہ سے بولی۔ "مجھے اپنے گھر لے چلو۔ مَیں ہوش میں ہُوں۔ تمھیں پہچانتی ہوں۔ تم وہی ہو جس نے پچھلی رات مجھے..." جملہ پورا کیے بغیر وہ خاموش ہو گئی۔

"اپنی گاڑی پر آئی ہو؟" عمران نے پوچھا۔

"نہیں ٹیکسی سے۔"

"گھر چل کر کیا کرو گی۔ گھر پر تو کل ہی پولیس کا ریڈ ہوا تھا۔ ہو سکتا ہے ان لوگوں نے نگرانی شروع کر دی ہو۔"

"تو پھر جہاں دل چاہے چلو... لیکن کسی ایسی جگہ جہاں ہماری گفتگو کوئی اور نہ سُن سکے۔"

"تب تو اس کے لیے کوئی کھُلا میدان ہی مناسب رہےگا۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"جیسا تم مناسب سمجھو!"

"واہ! کیا بات سُوجھی ہے! سمندر تو میدان سے بھی زیادہ سُودمند ثابت ہوگا۔"

"کیا تم میرا مضحکہ اڑانے کی کوشش کر رہے ہو؟"

"ہرگز نہیں! سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ساحل پر میری موٹر بوٹ موجود ہے۔"

"انجن کے شور میں گفتگو نہ ہو سکے گی۔"

"چلو..." عمران اس کا بازو پکڑ کر پھاٹک کی طرف موڑتا ہُوا بولا۔

"اس کا چیمبر ساؤنڈ پروف اور ایئرکنڈیشنڈ ہے۔" پھاٹک سے گزر کر وہ ساحل کے اس حصّے کی طرف بڑھنے لگے جہاں پرائیویٹ کشتیاں لنگر انداز ہوتی تھیں۔

"خیال رکھو، کوئی ہمارے پیچھے تو نہیں آ رہا۔" لسلی بولی۔

"یہ ایک بڑی تفریح گاہ ہے۔ بے شمار لوگ ہیں۔ آخر تم کس سے خائف ہو؟"

"کشتی کہاں ہے تمھاری؟"

"بس... قریب ہی ہے۔"

دس منٹ بعد موٹر بوٹ ساحل چھوڑ رہی تھی۔ لسلی نے عمران کو غور سے دیکھتے ہُوئے کہا۔ "مجھے حیرت ہے کہ تم نے مجھ پر اعتماد کیسے کر لیا۔ جب کہ پچھلی رات میری ہی وجہ سے دشواریوں میں پڑتے پڑتے بچے تھے۔"

"تمھاری آج والی شرافت سے بے حد متاثر ہُوا ہُوں۔ ظاہر ہے کہ تمھارے باپ نے تو مجھے دیکھا نہیں تھا۔ اگر تم میری تصویر شناخت کر لیتیں تو کم از کم میرا باپ تو مجھے ہرگز زندہ نہ چھوڑتا۔"

"تمھارا باپ...!"

"ہاں! وہی جس نے تمھارے سامنے تصاویر رکھی تھیں!"

"ڈائرکٹر جنرل...!"

"ہاں... وہی...!"

"میرے لیے یہ ایک دلچسپ اطلاع ہے۔"

"اس قصّے کو ختم کرو۔ اصل بات کیا تھی...؟" عمران بولا۔

"اصل بات یہ ہے کہ میں تم پر مسلط کی گئی ہُوں۔"

"خُدا کی طرف سے۔" عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مذاق نہ اڑاؤ۔ سنجیدگی سے سُنو، جولیانا فٹزواٹر نے تم پر شُبہ ظاہر کیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ تم ہی ایکس ٹو ہو۔" عمران کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔

"میں نہیں سمجھا؟"

"ایکس ٹو کے کسی بیرونی ایجنٹ نے اسے ڈبل کراس کیا ہے۔"

"میں بالکل نہیں سمجھ سکا کہ تم کیا کہہ رہی ہو؟"

"جولیا اب بھی ان کے قبضے میں ہے اور تنویر کو غالباً چھوڑ دیا گیا ہے۔ کیا یہ دونوں ایکس ٹو کی ٹیم کے ممبر نہیں ہیں؟"

"بالکل ہیں۔"

"اور تم؟"

"میں باقاعدہ ممبر نہیں ہوں۔ مناسب اُجرت پر کام کرتا ہوں۔"

"بہرحال تنویر اور جولیا نے سب کچھ اُگل دیا ہے۔ اگلوانے کے طریقِ کار کی بنا پر تنویر کی یادداشت ایک ماہ سے قبل واپس نہیں آ سکے گی۔"

"اس کی حالت اچھی نہیں ہے۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گونگا ہو گیا ہو۔ کیا تم اس طریقِ کار پر بھی کچھ روشنی ڈالو گی جس نے اُسے اس حال کو پہنچایا ہے۔"

"ایک مشینی عمل کے ذریعے قوتِ ارادی کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے مشینی عمل کی ابتدا کرنے سے قبل معمول سے اس طرح کی گفتگو کی جاتی ہے کہ وہ ذہنی اُلجھن کا شکار ہو جائے پھر مشین اس کی قوتِ ارادی سلب کر لیتی ہے اور وہ ہر سوال کا جواب بالکل صحیح دیتا ہے۔ جواب کی تصدیق کمپیوٹر کرتا ہے جو اس مشین سے اٹیچ کر دیا جاتا ہے۔"

"خُدا کی پناہ... لیکن تم نے کیوں سچ بولنا شروع کر دیا ہے!"

"مم... میں..." وہ ہکلا کر رہ گئی۔ عمران نے قہقہہ لگایا

بالکل ایسے ہی انداز میں جیسے اس کہانی پر یقین نہ آیا ہو۔

"سُنو!" لسلی جھنجلا کر بولی "اگر یقین نہ کرو گے تو خود ہی جہنم رسید ہو جاؤ گے۔ میرا کیا جاتا ہے" عمران کچھ نہ بولا۔ موٹر بوٹ جزیروں کے آس پاس ہی تیر رہی تھی جہاں بڑی بڑی لہریں نہیں اُٹھتیں۔ اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔ دفعتہً وہ خوفزدہ لہجے میں بولی۔

"واپس چلو"

"کیوں کوئی خاص بات...؟"

"مجھے دھیان نہیں رہا تھا... ہمیں سمندر سے دُور ہی رہنا چاہیے تھا"

"کیوں؟"

"کک... کیکڑا...؟"

"میں نہیں سمجھا۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو"

"وہ خوفناک کیکڑا... تم کچھ بھی تو نہیں جانتے..."

"کیکڑوں پر اتھارٹی ہُوں" عمران بُرا مان کر بولا۔

"اوہ۔ کچھ نہیں" وہ خوفزدہ سی ہنسی کے ساتھ بولی۔ "میرے ایک دوست نے بھی کسی کیکڑے کا ذکر کیا تھا"

"کس دوست نے...!"

"کیا تم سبھوں سے واقف ہو؟"

"کم از کم نام تو سبھی کے جانتی ہوں۔ کہو تو سُنا چلوں... اچھا تو سُنو، تنویر، جولیا، صفدر، چوہان، صدیقی، نعمانی، خاور، ظفرالملک اور جیمسن!"

"خدا کی پناہ" عمران ٹھنڈی سانس لے کر مُنہ چلانے لگا۔ "اب بتاؤ کہ کیکڑے سے کس کا سابقہ پڑا تھا"

"صفدر کا... لیکن وہ ابھی زندہ ہے"

"کیکڑے زہریلے تو نہیں ہوتے" وہ ہذیانی سی ہنسی کے ساتھ بولی "لیکن پنجوں میں جکڑ کر گلا ضرور گھونٹ سکتے ہیں بشرطیکہ اتنے ہی بڑے ہوں۔ جتنا بڑا وہ کیکڑا ہے"

"کس محلے میں رہتا ہے، کچھ اتا پتا بھی تو بتاؤ"

"ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا"

"آخر تم لوگ ہو کیا بلا؟"

"بین الاقوامی خیراندیش!"

"تمھاری باتوں سے مجھے کچھ کچھ نشہ سا ہو چلا ہے کہیں تم انگور کی بیٹی تو نہیں...؟"

"کیا میں خوبصورت ہوں؟"

"بہت زیادہ... کم از کم میں نے تو آج تک ایسی عورت نہیں دیکھی"

"جولیا تمھیں چاہتی ہے"

"آخاہ! تو کیا وہ مشین میری بھی ہمدرد نکلی"

"تم سے متعلق بہت زیادہ گفتگو ہُوئی تھی اور جولیا نے شبہ ظاہر کیا تھا کہ تم ہی ایکس ٹو ہو سکتے ہو"

"میں تو ایڈورڈ ہفتم بھی ہو سکتا ہُوں۔ اب تم صرف اپنے بارے میں گفتگو کرو۔ جولیا سے مجھے ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں میں اس کی طرح تنخواہ دار نہیں ہُوں"

"میں جو کچھ بھی کر رہی ہوں، اس سے مجھے سخت نفرت ہے! میں چاہتی ہوں کہ یہاں ہم سب گرفتار ہو جائیں اور تم صرف مجھے سرکاری گواہ بنا کر رہائی دلا دو اور کوشش کرو کہ مجھے بھی یہیں کی شہریت مل جائے۔ میں بنیادی طور پر ایک جرنلسٹ ہوں۔ ابتدا میں مالی مشکلات نے مجھے گھیرا تھا اور میں ان لوگوں کے چنگل میں پڑ گئی تھی"

"مجھے تم سے ہمدردی ہے جو کچھ بھی ممکن ہوگا تمھارے لیے کروں گا لیکن تمھارا باپ تو فرسٹ سیکرٹری ہے"

"گلینی میرا باپ صرف میرے جعلی کاغذات میں ہے۔ ورنہ آج سے چند ماہ پیشتر میں نے اس کا نام تک نہیں سُنا تھا"

"اوہو۔ میں سمجھا! واقعی تم دشواریوں میں ہو"

"وہ ایکس ٹو کو تلاش کر کے مار ڈالنا چاہتے ہیں"

"ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے ایکس ٹو سمجھ کر مار ڈالیں... لیکن یہ تو بڑی زیادتی ہوگی"

"ایک ایک کر کے تمھارے ساتھیوں کے بیانات لیے جائیں گے اور جب تمھارے خلاف زیادہ تر شُبہ ظاہر کیا جائے گا تو پھر شاید یہی ہو!"

"کیا تنویر نے بھی میرے ہی خلاف شُبہ ظاہر کیا تھا"

"نہیں اس کے بیان کے مطابق تم لوگوں میں سے کوئی بھی ایکس ٹو نہیں ہو سکتا"

"تب تو اس چاہنے والی کو خُدا غارت کرے" عمران دانت پیس کر بولا اور لسلی ہنس پڑی۔

"اب تم مجھے بتاؤ کہ تمھارے ساتھی کہاں مقیم ہیں اور تمھارا سرغنہ کون ہے؟"

"مجھے صرف ایک عمارت کا علم ہے! جہاں ہمارا انچارج کرنل ہورلشیو رہتا ہے... وہیں وہ مشین بھی ہے جو اعترافات کی تصدیق کرتی ہے"

"اگر انھیں تمھاری اس حرکت کا علم ہو جائے تو...؟"

"مار ڈالی جاؤں گی! لیکن اب مجھے رہنا ہے تمھارے ساتھ ہی... یہ بھی ان کی اسکیم میں شامل ہے! مجھے حکم ملا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو تمھارے گلے پڑ جاؤں۔ بقیہ ہدایات بعد میں ملیں گی"

"اچھا تو اسی لیے تم نے میری ہمدردی کا ڈھونگ رچایا ہے" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو فی الحال یہی سمجھ لو۔ تمھارا کیا بگڑتا ہے لیکن میں نے تم سے جو کچھ بھی کہا ہے۔ اس میں ذرّہ برابر بھی جھوٹ شامل نہیں ہے اگر زندہ رہے تو خود دیکھ لو گے۔ ویسے کرنل تمھیں اس ٹیم کا سب سے خطرناک آدمی سمجھتا ہے"

"حالانکہ مجھ سے زیادہ احمق آدمی شاید روئے زمین پر کوئی دوسرا نہیں ملے گا کہ خواہ مخواہ ایکس ٹو کے جال میں پھنس گیا ہُوں۔ اب اُسی واقعے کو لے لو۔ جس سے اس مصیبت کی ابتدا ہُوئی تھی"

"غالباً تمھارا اشارہ بریف کیس کی طرف ہے"

"تم جانتی ہو...؟" عمران متحیّرانہ انداز میں چیخا۔

"کیوں نہیں..."

"تم خوش قسمت ہو کہ اپنے معاملات سے اس حد تک باخبر ہو! ہمیں تو کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا۔ مثال کے طور پر مجھے جولیا کے توسط سے ہدایت ملی تھی کہ ہم دونوں کو ایکر دفے میں بیٹھ کر ایک مخصوص وقت پر جھگڑا کرنا ہے مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہاں تنویر بھی موجود ہے! بعد میں صفدر سے معلوم ہُوا کہ وہیں اسے کسی کا بریف کیس چھیننا تھا! مجھے علم نہیں تھا کہ جھگڑا اس لیے کرنا ہے کہ ہنگامے کے دوران میں صفدر کسی نامعلوم آدمی کا بریف کیس جھپٹ لے جائے"

"کمال ہے! انھیں اس حد تک بے خبر رکھا جاتا ہے" وہ حیرت سے بولی۔

"صفدر نے بھی اس لیے ظاہر کر دیا کہ اس پر کسی بہت بڑے کیکڑے نے حملہ کیا تھا۔ اس طرح وہ بریف کیس اس کے ہاتھ سے بھی نکل گیا"

لسلی ہنس پڑی۔ پھر بولی "دراصل اسی بریف کیس کی وجہ سے تم سب روشنی میں آئے ہو۔ ورنہ ہم ایکس ٹو کے متعلقین کو کیسے جان سکتے"

"اچھا! تو یہ بات ہے، گویا تمھیں علم تھا کہ بریف کیس چھینا جائے گا"

"قطعی علم تھا، ورنہ ہم تم لوگوں کی تاک میں کیوں رہتے"

"گردن کٹوائے گا یہ ایکس ٹو کسی دن"

"تم کیوں کرتے ہو اس کے لیے کام... کوئی اور پیشہ اختیار کرو"

"نہیں کرنے دیتا۔ وہ تو اندھیرے کا تیر ہے۔ اگر کسی کام سے انکار کر دیتا ہُوں تو راہ چلتے سر پر غیبی چپتیں نازل ہوتی ہیں۔ ایک بار کا ذکر ہے۔ میں نے اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ رات کو اچھا خاصا اپنے فلیٹ میں سویا لیکن صبح آنکھ کھلی تو ایک غلیظ اور متعفن ڈسٹ بن میں پڑا ہُوا تھا اور جسم پر صرف ایک انڈر ویئر تھا"

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟"

"یقین کرو... وہ اپنے ماتحتوں کو بھی ایسی ہی سزائیں دیتا ہے"

"تب تو کرنل ہورلشیو کو دانتوں پسینہ آ جائے گا" وہ ہنس پڑی "لیکن ہم اپنی شامتوں کو کس خانے میں فٹ کریں"

"سنو! اسی طرح وہ کیکڑا ہم پر نازل ہوتا ہے۔ اگر ہم سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے... اس پر فائر کرو تو گولیاں اچٹ جاتی ہیں اور وہ اپنے شکار کا گلا گھونٹ دیتا ہے"

"ہم دونوں ہی مظلوم ہیں" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "اس لیے ہمیں ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیے"

"میں تیار ہُوں... تم نے غالباً ابھی بین الاقوامی خیراندیشوں کا تذکرہ کیا تھا"

"ہاں! ہمارے ادارے کا یہی نام ہے، ہیڈ آفس جنیوا میں ہے اور بظاہر ہم بین الاقوامی تجارتی گھپلوں کی چھان بین کرتے ہیں۔ ایک ایسی پرائیویٹ سُراغرساں ایجنسی سمجھ لو جسے معقول معاوضے پر کسی بھی ملک کا کوئی تاجر اپنے لیے کام کرنے پر آمادہ کر سکتا ہے"

"سمجھ گیا! لیکن حقیقتہً بزنس کچھ اور ہے" عمران سر ہلا کر بولا۔

"اصل بزنس یہ ہے مسٹر عمران کہ ہم ایک ملک کے سرکاری راز چُرا کر کسی دوسرے ملک کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں! لیکن تمھارے اس ایکس ٹو کی وجہ سے ہمارے کئی بڑے سودے خراب ہو گئے"

"اف۔ فوہ! اب سمجھ میں آئی بات... اسی لیے وہ اسے تلاش کر کے ختم کر دینا چاہتے ہیں"

"تم ٹھیک سمجھے!"

"میں بھی ایکس ٹو سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہُوں"

"تب تو مجھ سے غلطی سرزد ہُوئی ہے!"

"کیا مطلب؟" عمران چونک پڑا۔

"ایسی صورت میں تم میری مدد کس طرح کر سکو گے"

"یقین کرو۔ میں یہی چاہتا ہُوں کہ کسی طرح ایکس ٹو کی گردن کٹ جائے"

"واپس چلو... میں نے خواہ مخواہ اپنی زندگی کو خطرے میں

ڈالنے کی کوشش کی تھی۔"

"بہت زیادہ عقل مند بننے کی کوشش نہ کرو۔ تمہارا کرنل جو مجھے ٹیم کا سب سے زیادہ خطرناک آدمی قرار دیتا ہے۔ میری باتوں پر یقین کیوں کرنے لگا۔"

"پھر بھی تمھاری اس بات سے مایوسی ہُوئی ہے۔"

"اس کے باوجود بھی میں اس عمارت کا پتہ معلوم کرنا چاہتا ہُوں۔ جہاں وہ مشین نصب ہے۔"

"اب تم میری گردن کٹوانے کے امکانات پر غور کر رہے ہو۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"اگر انھوں نے محسوس کر لیا کہ تم میں سے کوئی اس عمارت کی طرف متوجہ ہوگیا ہے تو پھر میری خیر نہیں۔"

"فکر نہ کرو۔ ہم بھی اناڑی نہیں ہیں۔" وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہی پھر عمران کو اس عمارت کا محلِ وقوع بتانے لگی۔

"یہ کرنل ہورشیو کس قسم کا آدمی ہے اور یہاں اپنی موجودگی کا کیا جواز رکھتا ہے۔"

"میں صرف اپنے بارے میں جانتی ہُوں کہ گلینی کی بیٹی بن کر یہاں آئی ہُوں۔"

"خیر... خیر... اسے بھی دیکھ لیں گے۔"

"اگر تمھیں دیکھنے کی مہلت مل سکی تو ضرور دیکھ لوگے۔"

* * *

کرنل ہورشیو نے میز پر رکھے ہُوئے انسٹرومنٹ کا ایک بٹن دبایا اور ماؤتھ پیس میں بولا۔ "پیٹرسن کو بھیج دو۔" ریسیور کریڈل پر رکھ کر وہ پھر آرام کرسی پر نیم دراز ہوگیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک قوی ہیکل آدمی کمرے میں داخل ہو کر ایک جانب کھڑا ہوگیا۔

"آج کی رپورٹ!" کرنل اس کی طرف دیکھے بغیر بولا۔

"عمران کے علاوہ اور سب غائب ہو گئے ہیں کرنل۔" پیٹرسن نے کہا۔

"سب کچھ توقعات کے مطابق ہو رہا ہے۔" تنویر کو اسی لیے چھوڑ دیا گیا تھا اس کی کیفیت دیکھنے کے بعد انھیں انڈر گراؤنڈ ہی ہونا تھا لیکن لسلی عمران کو غائب نہیں ہونے دے گی۔ وہ دونوں اب کہاں ہیں؟"

"روکس بے کے ایک ہٹ میں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے عمران وہیں مقیم رہنا چاہتا ہو۔ دو دن سے اپنے فلیٹ کی شکل... نہیں دیکھی۔"

"اُن دونوں پر کڑی نظر رکھو۔"

"ایک خبر اور ہے کرنل۔" پیٹرسن اسے غور سے دیکھتا ہُوا بولا۔ کرنل اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ شاذ و نادر ہی مخاطب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا تھا۔

"کیسی خبر؟" اس بار اُس نے پیٹرسن کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"لسلی اکتاہٹ کا شکار ہوگئی ہے اس لیے اس کا علاج ضروری ہے۔"

"میں نہیں سمجھا؟"

"وہ گلینی سے کہہ رہی تھی کہ اُسے اپنے پیشے سے نفرت ہوگئی ہے۔"

"اُوہ... "کرنل سفاک سی مُسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ "میرے لیے نئی بات نہیں ہے۔ جلد یا بدیر ہر شخص اپنے پیشے سے متنفر ہو جاتا ہے لیکن اگر پیشہ منفعت بخش ہو تو اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتا۔"

"عورتوں کی قوتِ فیصلہ عموماً ڈانواڈول رہتی ہے۔ کرنل... لسلی ہم سے غدّاری بھی کر سکتی ہے؟"

"اس قسم کے اوہام میں نہ پڑو۔ اگر اس نے غدّاری کی تو خود بھگتے گی۔"

"لیکن کرنل! کیا عمران اس پر اعتماد کر لے گا۔ وہ جن حالات کے تحت عمران تک پہنچی ہے ان کا تقاضا تو یہی ہونا چاہیے کہ عمران اس سے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جائے۔"

"یہ ساری باتیں میرے سوچنے کی ہیں۔ تم لوگ صرف اپنے کام سے کام رکھو... جولیا کا کیا حال ہے؟"

"اب تو ہوش میں ہے اور ہمیں طرح طرح کی دھمکیاں دیتی رہتی ہے۔"

"اسے یہاں لاؤ۔"

"بہت بہتر کرنل۔" پیٹرسن نے کہا اور کمرے سے چلا گیا۔

کرنل نے انسٹرومنٹ کا ایک اور پش بٹن دبایا اور ماؤتھ پیس میں بولا۔

"ٹیپ ریکارڈ جولیانا کے ٹیپ سمیت پہنچا دو۔"

"او کے، کرنل!" دوسری طرف سے آواز آئی۔ ریسیور کریڈل پر رکھ کر وہ پھر آرام کرسی پر نیم دراز ہوگیا... تھوڑی دیر بعد جولیا اور طلب کیا ہُوا ٹیپ ریکارڈ دونوں ساتھ ہی پہنچے تھے۔

"بیٹھ جاؤ۔" کرنل نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ جولیا نے بڑی بے پروائی سے اس مشورے پر عمل کیا تھا۔ پیٹرسن میز پر رکھے ہُوئے ٹیپ ریکارڈر کے قریب کھڑا رہا۔ کرنل خاموشی سے جولیا کی طرف دیکھے جا رہا تھا لیکن وہ خود کہیں اور دیکھ رہی تھی۔

فوڈ ایسنس
S.A.C.
کے چند قطرے
آپکے کھانے مشروبات اور کنفکشنزی کو
حقیقی لذّت سے قریب تر کر دیتے ھیں۔

ایس اے سی فوڈ ایسنس کے
• کیوڑہ • گلاب • زعفران • بریانی
• ونیلا • آئس کریم • انناس • کیلا
• صندل • نارنگی • رس بھری اور
دیگر خوشبویات سے اپنے کھانوں
کو حقیقی لذّت بخشیئے۔

ٹریڈمارک رجسٹرڈ
SAC
زعفرانی قوام

SAC
THE BRAND OF GOOD VALUE
CONFORMS TO FOOD LAWS
ESSENCE
KEWRA
S. AMDEN & Co.
P.B. No 268 KARACHI.

اسکے علاوہ پان کا لطف دوبالا کرنے کیلیئے
SAC زعفرانی قوام بھی آزمایئے۔
مینوفیکچرر: ایس ایمڈن اینڈ کمپنی بوتل بازار کراچی فون: 215906

REPCOM

"ان احمقوں کے لیے کام کرنے سے تمھیں کتنی آمدنی ہو جاتی ہوگی؟" دفعتہً کرنل نے سوال کیا۔

"میں ذاتی معاملات کو زیرِ بحث لانا پسند نہیں کرتی۔" جولیا نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"غالباً تم پھر اسی کُرسی پر بیٹھنا چاہتی ہو؟"

"نن... نہیں...!" اچانک جولیا کے چہرے پر سراسیمگی کے آثار نظر آنے لگے۔

"تو پھر آدمیوں کی طرح گفتگو کرو۔"

"مم... معقول آمدنی ہو جاتی ہے۔"

"عمران کو کس حد تک چاہتی ہو؟"

"یہ قطعی غیر متعلق سوال ہے۔"

"نہیں! یہ بے حد ضروری سوال ہے۔"

"قصہ بریف کیس سے شروع ہوا تھا، عمران سے نہیں۔" جولیا تھوک نگل کر بولی۔

"تم اعتراف کر چکی ہو کہ عمران کو چاہتی ہو۔"

"میں نے ایسی کوئی بات نہ کہی ہوگی۔"

"پیٹرسن!" کرنل نے ٹیپ ریکارڈ کی طرف اشارہ کیا۔ اور پیٹرسن نے ٹیپ ریکارڈر کا سوئچ آن کر دیا۔ جولیا اور اس سے سوال کرنے والے کی آوازیں کمرے میں گونجنے لگیں جولیا کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ زبان خشک ہو کر تالو سے جا لگی۔ دل کھوپڑی میں دھڑکنے لگا تھا۔ تھوڑی دیر بعد پھر پہلے ہی کا سا سناٹا چھا گیا۔ پھر کرنل طنزیہ لہجے میں بولا۔ "اب کیا خیال ہے؟"

"میں ہوش میں نہ رہی ہوں گی۔" جولیا نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"تم ایسی ذہنی کیفیت سے گزر رہی تھیں کہ جھوٹ بولنا ممکن نہیں ہوتا۔"

"اچھا! تو پھر...؟" جولیا کو شدت سے غصّہ آ گیا تھا۔

"تم میری ہم وطن ہو اس لیے میں تمھیں کسی فریب کا شکار نہیں ہونے دوں گا۔"

"شکریہ! مجھے ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔"

"مجھے تمھاری اس بات پر غصّہ نہیں آئے گا۔" کرنل نے سپاٹ آواز میں کہا۔ "کیونکہ تم واقعی قابلِ رحم حالت میں ہو۔"

"وہ کس طرح؟"

"لاعلمی قابلِ رحم حالت ہی کہلاتی ہے۔"

"میں اب بھی نہیں سمجھی؟"

"عمران کے بارے میں تم کچھ نہیں جانتیں... وہ روکس بے کے ایک ہٹ میں اس وقت بھی کسی لڑکی کے ساتھ موجود ہے۔"

"تو پھر میں کیا کروں...؟"

"پیٹرسن! اس ہٹ کا نمبر بتاؤ۔" کرنل نے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اٹھانوے، کرنل۔" پیٹرسن نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے۔" جولیا خشک لہجے میں بولی۔

"تو تمھیں اس پر تشویش نہیں ہے۔"

"ہرگز... نہیں۔"

"کیا اس لیے کہ تم اسے ایکس ٹو سمجھتی ہو؟"

"وہ ایکس ٹو نہیں ہو سکتا۔"

"تم اعتراف کر چکی ہو کہ تمھیں اس پر ایکس ٹو ہونے کا شبہ ہے۔"

"یقین تو نہیں ہے۔"

"شبہے کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے۔ آخر تمھیں کس بنا پر شبہ ہوا تھا؟"

"اس لیے کہ وہ دوسروں کی طرح تنخواہ دار نہیں ہے۔"

"کچھ لوگ قطعی طور پر پابند ہونا پسند نہیں کرتے۔ وہ پولیس کے لیے بھی تو کام کرتا رہتا ہے۔"

"بہرحال! میرے شبہے کی یہی ایک وجہ ہو سکتی ہے لیکن وہ اپنی متلوّن مزاجی کی بنا پر کسی ذمّے دارانہ عہدے کا اہل نہیں ہے۔"

"ہو سکتا ہے یہ متلوّن مزاجی بھی محض دکھاوا ہو۔" کرنل نے کہا۔

"مجھے ان باتوں سے کوئی سروکار نہیں۔" جولیا نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"مجھے تو ہے سروکار... تم میری ہم وطن ہو۔"

"میں یہاں کی شہریت لے چکی ہوں اور اب یہی میرا وطن ہے اور پھر تمھیں مجھ سے کیا ہمدردی ہو سکتی ہے... میں تو قیدی ہوں۔"

"ہرگز نہیں... تھوڑی دیر بعد تم خود کو اپنے بنگلے میں پاؤ گی۔" جولیا کچھ نہ بولی۔ کرنل نے پیٹرسن کو اشارہ کیا... اور وہ جولیا کو ساتھ لے کر کمرے سے چلا گیا۔

★★

وہ دونوں بچوں کی طرح ساحل پر دوڑ لگا رہے تھے... لسلی اس پر ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ وہ اس سے زیادہ تیز نہیں دوڑ سکتا اور پھر عمران نے اِسے تسلیم بھی کر لیا۔ تھک ہار کر ایک جگہ ریت پر آمنے سامنے اوندھے لیٹ گئے۔

"تم واقعی بہت زندہ دل آدمی ہو!" لسلی ہانپتی ہوئی بولی۔

"لیکن تمھاری طرح ہانپ نہیں رہا ہوں۔"

"واقعی! مجھے اس پر حیرت ہے!" کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر عمران نے اس کے لاکٹ کو چھوتے ہوئے بولا جو اس کے چہرے کے قریب ریت پر پڑا ہوا تھا۔

"تم نے تیراکی کے لباس میں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑا ... اگر تیرتے وقت ضائع ہو جاتا تو...؟"

"نہیں! میں خصوصیت سے اس کی حفاظت کرتی ہوں۔"

"کوئی خاندانی یادگار ہے؟"

"نہیں! یہ ہمیں اُس مافوق الفطرت کیکڑے سے بچائے رکھتا ہے۔"

"میں نہیں سمجھا!"

"ادارے کے ہر فرد کے پاس ایسا ایک لاکٹ ہر وقت موجود رہتا ہے۔"

"کیکڑے کے حملے سے محفوظ رہنے کے لیے۔" عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں! یہی بات ہے، میرا خیال ہے کہ وہ کیکڑا ریڈیائی لہروں سے کنٹرول کیا جاتا ہے اور ایسے لوگوں پر حملہ آور نہیں ہوتا جن کے پاس لاکٹ موجود ہوں۔"

"ہو سکتا ہے۔ تمھارا خیال درست ہو۔"

"میں یقین کے ساتھ یہ بات کہہ سکتی ہوں۔ ہمیں یہی بتایا گیا ہے۔ وہ اپنے قریب پائے جانے والے ہر جاندار پر حملہ کر سکتا ہے علاوہ ان کے جو اس قسم کا لاکٹ اپنے پاس رکھتے ہوں۔"

"تو تمھاری ٹیم کے ہر فرد کے پاس اس قسم کا لاکٹ ہوتا ہے؟"

"لازماً۔" لسلی سر ہلا کر بولی۔

"اچھا اب ہمیں واپس چلنا چاہیے۔" عمران اُٹھتا ہوا بولا۔

"لیکن مجھے حیرت ہے کہ اس دن تم میری موٹر بوٹ پر اس لاکٹ کی موجودگی میں بھی اس کیکڑے سے خائف تھیں۔"

"تمھارے لیے خائف تھی۔"

"کیا اس وقت میرے لیے خائف نہیں ہو؟"

وہ اسے گھورتی ہوئی اٹھی اور سخت لہجے میں بولی۔ "کیا تمھیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے؟"

"یہ خیال کیوں کر پیدا ہوا؟"

"تم اسی طرح کے سوالات کر رہے ہو۔"

"اچھی بات ہے۔ اب ارتھمیٹک کے سوال کروں گا۔ ایک اور ایک، دو، دو بھی ہوتے ہیں اور تین بھی ہوتے ہیں۔"

"خاموش رہو۔" وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "میرا اندازہ ہے کہ تم بکواس کرنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کر سکتے۔" عمران کچھ نہ بولا۔ انھوں نے بیدنگ گاؤن پہنے تھے اور ہٹ کی طرف چل پڑے تھے۔

"مجھے تو ذرہ برابر بھی خطرناک نہیں معلوم ہوتے! کرنل کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا ہے۔" لسلی کچھ دیر بعد بولی۔

"بے حد شریف آدمی ہوں۔"

"اتنے شریف کہ بس کیا بتاؤں۔" وہ جھنجلا گئی۔

"کیا میری شرافت سے تمھیں کوئی تکلیف پہنچی ہے؟"

وہ کچھ نہ بولی۔ اس کی پیشانی پر ناگواری کی شکنیں تھیں ہٹ کے قریب پہنچے تو دروازہ کھلا ہوا نظر آیا۔

"کیا تم نے دروازہ مقفل نہیں کیا تھا؟" لسلی نے مڑ کر پوچھا۔

"دروازہ تو مقفل کیا تھا، مجھے اچھی طرح یاد ہے۔" وہ جہاں تھے وہیں رُک گئے۔ پھر دفعتہً لسلی کے حلق سے تحیّر زدہ سی آواز نکلی تھی۔ جولیا دروازے میں کھڑی انھیں قہر آلود نظروں سے گھورے جا رہی تھی۔

"ارے باپ رے۔" عمران نے اس بار اردو کو نوازتے ہوئے دوسری طرف چھلانگ لگائی اور اس طرح دوڑتا چلا گیا جیسے ملک الموت پیچھا کر رہا ہو۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا

"تو یہ تم ہو۔" جولیا نے زہریلے لہجے میں لسلی کو مخاطب کیا جو مڑ کر عمران کو بھاگتے دیکھ رہی تھی۔ غالباً یہ حیرت زدگی ہی کا عالم تھا جس نے خود اس کے قدم روک لیے تھے۔ وہ جھلا کر پلٹی۔

"ہاں۔ میں ہوں... تو پھر...؟" جولیا دانت پیستی ہوئی اس کے قریب آ پہنچی تھی۔

"تم اسے کب سے جانتی ہو؟" اس نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"تمھیں اس سے کیا سروکار؟" لسلی کا لہجہ بہت بُرا تھا اور اس کی آنکھیں غصّے سے سُرخ ہو رہی تھیں۔

"مجھے نہیں یاد پڑتا کہ کبھی میرے ساتھ تمھاری اور اس کی ملاقات ہوئی ہو۔" جولیا نے کہا۔ خود اس نے کسی حد تک اپنی حالت پر قابو پا لیا تھا۔

"کیا اس شہر میں میرے سارے جاننے والے تمھاری ہی وساطت سے جاننے والے بنے تھے۔" لسلی اُسے گھورتی ہوئی بولی۔

"تو پھر وہ اس طرح بھاگ کیوں گیا؟" جولیا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیلنے لگی۔

"جہنم میں جائے۔" لسلی پیر پٹخ کر بولی۔ "اس میں رکھا ہی کیا ہے۔"

جولیا نے قہقہہ لگایا۔

"خاموش رہو" لسلی بپھر گئی۔

"وہ یورپین مردوں کی طرح نہیں ہے" جولیا نے لسلی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو" لسلی مٹھیاں بھینچ کر چیخی۔

"غصہ تھوک دو، اور میرے ساتھ اندر چلو... کیا تمھارے باپ کو معلوم ہے کہ تم یہاں ہو؟ میری دانست میں وہ مقامی آدمیوں کو پسند نہیں کرتا" لسلی کا یہ رویہ فوری اشتعال کا نتیجہ تھا اور وہ کسی نہ کسی طرح ناراض ہو جانا چاہتی تھی۔ لہٰذا جولیا کے اس جملے نے اسے خاصا سہارا دیا اب اسے ہچکچاہٹ کے بغیر اپنے رویے میں تبدیلی کر لینے کا جواز مل گیا تھا۔

وہ خوفزدگی کی اداکاری کرتے ہوئے بولی "نہیں... وہ نہیں جانتے! پلیز جولیانا... انھیں اس کا علم نہ ہونے پائے"

"اس صورت میں تمھیں آدمیوں کی طرح گفتگو کرنی ہوگی"

"اپنے رویے پر میں نادم ہوں" لسلی گلوگیر آواز میں بولی۔

"چلو اندر چلو" جولیانا نے اس کا شانہ تھپک کر کہا۔

لسلی لڑکھڑاتی ہوئی آگے بڑھی!

"میں نے تم سے اتنا ہی پوچھا تھا کہ تم اسے کب سے جانتی ہو۔ لیکن تم نہ جانے کیوں آپے سے باہر ہو گئیں" جولیا نے کہا۔

"مجھے ندامت ہے"

"خیر چھوڑو... وہ ابھی گھوم پھر کر واپس آجائے گا کیونکہ اس کے جسم پر صرف بیدنگ گاؤن ہے" لسلی کچھ نہ بولی۔ اُس کی آنکھیں کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ وہ دونوں بید کی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ جولیا اُسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی اور لسلی کا سر جھکا ہوا تھا۔

"کیا اسے علم ہے کہ ہم ایک دوسرے کی شناسا ہیں؟" جولیا نے دفعتہً سوال کیا۔

"ہاں" لسلی سر اُٹھائے بغیر بھرّائی ہوئی آواز میں بولی۔ "ہماری ملاقات تمھارے ہی بنگلے میں ہوئی تھی"

"مجھے تو یاد نہیں پڑتا"

"یہ اس رات کی بات ہے جب تم غائب ہو گئی تھیں" لسلی نے کہا اور وہی قصہ دہرانے لگی جو پہلے پہل عمران کو بھی سُنا چکی تھی۔

"مجھے حیرت ہے کہ تمھیں اس کی کیوں سوجھی تھی" جولیا نے کہا۔

"بس حماقت... اور پھر مجھ پر بہت جلد جلد خود فراموشی کے کئی دورے بھی پڑے تھے۔ تم تو جانتی ہی ہو کہ میں اس مرض میں مبتلا ہوں"

"تم نے پہلے کبھی نہیں بتایا؟"

"ہو سکتا ہے" اس نے رواداری میں کہا پھر جولیا کو گھورتی ہوئی بولی "لیکن تم کہاں غائب ہو گئی تھیں؟"

"میں نے بھی اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ مذاق کیا تھا" لسلی نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔

"یعنی... تمھیں کوئی اُٹھا کر نہیں لے گیا تھا؟"

"بھلا اٹھالے جانے کا خیال کیسے آیا تمھیں" جولیا اُسے گھورتی ہوئی بولی۔

"مم... میں نے کہا تھا..." دروازے کی طرف سے عمران کی آواز آئی۔

"کیوں کہا تھا...؟" جولیا جھنجلا کر اٹھتی ہوئی بولی عمران کسی سعادت مند بچّے کی طرح مودب کھڑا تھا۔

"اس نے بتایا تھا... جو اس وقت موجود تھا تمھارے پاس" عمران بھرّائی ہوئی آواز میں بولا "کہہ رہا تھا کہ تمھیں کوئی کیکڑا اُٹھا لے گیا ہے"

"بکواس ہے" میں تو اس سے پیچھا چھڑانے کے لیے مین سوئچ آف کر کے نکل گئی تھی"

"تو پھر یہ تین دن کہاں گزارے...؟"

"تم سے مطلب" جولیا پھر بھڑک اُٹھی۔

"بالکل نہیں! تم تیس دن بھی گھر سے غائب رہ سکتی ہو۔ میں سچ مچ تو تمھارا ابھا نجہ ہوں نہیں کہ مجھے تشویش ہوگی"

"لباس تبدیل کرو" جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ب... بہت اچھا" عمران گڑبڑا کر بولا اور برابر والے کمرے میں گھس گیا۔

"تم دونوں کے تعلقات کچھ عجیب سے معلوم ہوتے ہیں" لسلی نے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔

جولیا اسے قہر آلود نظروں سے گھورتی رہی پھر بولی "اب تم یہاں سے چلی جاؤ... میں تمھیں دوبارہ اس کے قریب دیکھنا پسند نہیں کروں گی"

"تم ہو کون؟" لسلی کا موڈ بھی بگڑ گیا۔

"کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ مجھ سے کتنا ڈرتا ہے؟"

"کچھ بھی ہو، میں تمھارے کہنے سے تو نہیں جا سکتی، وہ خود مجھے یہاں لایا تھا"

"میں تم دونوں کو یہاں سے نکال دوں گی کیونکہ یہ ہٹ میرا ہے"

"ہم چلے جائیں گے" لسلی اُٹھتی ہوئی بولی۔ ٹھیک اسی وقت عمران پھر کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"ہم یہیں رہیں گے لسلی" اس نے گمبھیر آواز میں کہا۔

"کیا کہا تم نے...؟" جولیا نے اسے ایسے انداز میں کہا جیسے مار بیٹھے گی۔

"کیا تم مجھ پر کوئی بہت بڑا احسان کر کے آئی ہو... گردن پھنسوا دی... اب وہ میرے پیچھے پڑ جائیں گے"

"کک... کیا مطلب... تت تم... کیا؟" جولیا ہکلائی۔

"مذاق کی اور بات ہے" عمران بُرا سا مُنہ بنا کر بولا "تم نے میرے خلاف شبہ ظاہر کر کے میرا تو بیڑہ ہی غرق کر دیا"

"تُت... تم جانتے ہو"

"مجھے ہر بات کا علم ہو جاتا ہے، اسی لیے تو تم شُبے میں پڑ گئی ہو۔ اچھا خیر اب مجھے بتاؤ کہ تمھاری گلو خلاصی کیوں کر ہوئی"

جولیا نے لسلی کی طرف دیکھا۔

"اس کی پروا نہ کرو... اگر یہ نہ ملتی تو میں اندھیرے ہی میں رہتا۔ تم سے زیادہ میں اس کو جانتا ہوں"

"یعنی کہ... اُوہ... میں سمجھی..."

"کیا سمجھیں؟" جولیا ہنس پڑی... اور یہ ہنسی طمانیت سے بھرپور تھی۔

"یہ بھی انھی لوگوں سے تعلق رکھتی ہے!" جولیا نے کہا۔

"اور تم اسے بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ کیوں لسلی؟"

"نہیں... میں خود ہی بے وقوف بنی ہوں" لسلی نے خشک لہجے میں کہا "یہ تو بہت بے ضرر اور بھولا بھالا آدمی ہے"

"بیٹھ جاؤ" عمران نے دونوں سے کہا۔ اور پھر لسلی سے بولا "اور تم اپنی ٹانگیں کراس نہ کرنا۔ نہیں تو یہ پھر بُرا مان جائے گی"

"شٹ اپ" جولیا جھینپے ہوئے لہجے میں بولی۔ پھر اس نے نظر چُرا کر لسلی کے بیدنگ گاؤن کی طرف دیکھا تھا۔

"ہاں! اب بتاؤ کہ تمھیں رہائی کیوں کر نصیب ہوئی"

"پہلے تم بتاؤ کہ لسلی کا کیا چکّر ہے" اس بار جولیا نے اُردو میں کہا تھا۔

"اُن کی طرف سے مجھ پر مسلط کی گئی ہے۔ لیکن خود اُن سے چھٹکارا چاہتی ہے"

"کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ اپنے بارے میں سچ بول رہی ہے؟"

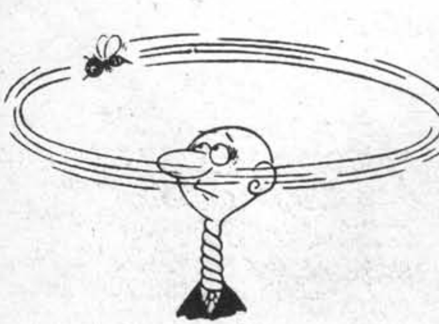

"تم اس کی پروا نہ کرو۔ یہ بتاؤ کہ تم وہاں سے کس طرح نکل سکیں تھیں"

جولیا نے اپنی کہانی دہراتے ہوئے کہا "دوپہر کے کھانے کے بعد مجھ پر غفلت طاری ہو گئی تھی... اور پھر جب چار بجے شام کو آنکھ کھلی تو میں نے خود کو اپنے بنگلے میں پایا"

"بڑے عجیب لوگ ہیں... گویا تمھیں میرے اور لسلی کے خلاف ورغلا کر رہا کیا گیا ہے" عمران نے پُر تشویش لہجے میں کہا۔

"سوال تو یہ ہے کہ اس حرکت سے بھلا وہ ایکس ٹو تک کیسے پہنچ سکیں گے" جولیا بولی۔

"تمھیں یہ سُن کر حیرت ہوگی کہ میں اس عمارت سے واقف ہو گیا ہوں۔ جہاں تم قید تھیں لیکن تمھاری رہائی کے بعد میں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"

"کیوں؟"

"وہ ایک تجارتی فرم کے نمایندے ہیں اور یہاں کمپیوٹر کو فروغ دینے کی کوشش کر رہے ہیں... فی الحال لسلی بھی گلینی کی بیٹی ہونے کی بنا پر ان کے خلاف کوئی شہادت نہ دے سکے گی، کیونکہ اس سے سفارت خانے کی پوزیشن خراب ہو جائے گی"

"تو کیا وہ فرم اُسی ملک کی ہے۔ جس کے سفارت خانے سے لسلی کا تعلق ہے"

"ہاں... یہی پیچیدگی ہے"

"تب پھر تم ہوشیار ہو جاؤ" جولیا بھرّائی ہوئی آواز میں بولی۔

"میں سدا کا غافل ٹھہرا..." عمران نے ٹھنڈی سی سانس لی۔

"اب بات سمجھ میں آئی" جولیا سر ہلا کر بولی "وہ ہمیں احساس

بے بسی میں مبتلا کر کے شکار کھیلنا چاہتے ہیں۔"

"پرواہ مت کرو... بہر حال! تم نے ایکس ٹو کو ان حالات سے مطلع کر دیا، یا نہیں؟"

"ابھی نہیں..." جولیا اسے غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"اسے بتاؤ کہ ہم کن مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔"

"کیا اسے علم نہ ہوگا؟" عمران نے اس ریمارک پر اظہارِ خیال کرنے کی بجائے اُسے تنویر سے متعلق بتاتے ہوئے کہا: "لسلی کے بیان کے مطابق وہ بھی انھی کے مظالم کا شکار ہوا ہے اور ایک ماہ سے پہلے وہ اپنے آپے میں نہیں آسکے گا۔" کچھ دیر خاموشی رہی پھر عمران نے لسلی کو مخاطب کر کے کہا: "سب سے زیادہ خطرے میں اب تم ہو۔"

"مم... میں کس طرح؟"

"جولیا کا ہوش و حواس کے ساتھ واپس آنا ہی اس کا ثبوت ہے۔ تنویر گونگا ہو گیا ہے، ظاہر ہے کہ اسے اس حال کو اس لیے پہنچایا گیا ہے کہ وہ اپنی بپتا کسی کو نہ سنا سکے۔"

"اچھا! تو پھر...؟"

"پھر یہ کہ انھیں جب تمہاری آواز سنائی دینا بند ہو گئی تو انھوں نے جولیا کو رہا کر دیا۔"

"میں نہیں سمجھی تم کیا کہنا چاہتے ہو!"

"کچھ نہیں... فکر نہ کرو... سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اب تم میری ذمے داری ہو۔"

"مجھے اُلجھن میں نہ ڈالو، صاف صاف بتاؤ۔"

"یہ جو تمہاری گردن میں کیکڑے سے بچاؤ کا لاکٹ پڑا ہوا ہے۔ اس کے اندر ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر پچھلی رات تک موجود تھا۔"

"وہ تو میں نے تمھیں بتا ہی دیا تھا۔"

"لیکن وہ کیکڑے سے بچاؤ کا آلہ نہیں تھا، ٹرانسمیٹر ہے اور اتنا طاقت ور ہے کہ تمہاری سانسوں کی آواز تک اُن لوگوں تک پہنچاتا رہا ہوگا۔"

"خدا کی پناہ۔"

"پچھلی رات جب تم بے خبر سو رہی تھیں، میں نے لاکٹ تمہارے گلے سے اُتار کر اس کا بغور جائزہ لیا تھا اور اس سے ٹرانسیٹر نکال کر وزن پورا کرنے کے لیے لاکٹ میں ہلدی کی ایک گانٹھ رکھ دی تھی۔ یقین نہ ہو تو لاکٹ کھول کر دیکھ لو۔"

"ہلدی کی گانٹھ۔" جولیا ہنس پڑی۔

"کچن میں کبھی کی موجود تھی۔ وزن میں ٹرانسیٹر کے وزن کے لگ بھگ تھی۔ اس لیے کام چل گیا۔" لسلی نے اس کے بیان کی تصدیق کے لیے لاکٹ اُتارا تھا اور سچ مچ اس کے اندر ہلدی کی گانٹھ ہی پائی تھی۔ اس کا چہرہ فق ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو جانے کے سے انداز میں آگے پیچھے جھولنے لگی۔

"اسے سنبھالو!" عمران نے جولیا سے کہا اور خود ہٹ سے باہر نکل آیا۔ برآمدے میں رُک کر ساحل کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے طویل انگڑائی لی تھی... اور پھر آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ پشت سے جولیا کی آواز آئی۔ "کہاں چلے؟"

"ذرا تازہ دم..." عمران نے اس کی طرف مڑے بغیر کہا۔

"وہ بے ہوش ہو گئی ہے۔"

"خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔"

"سوال تو یہ ہے کہ مجھے اس طرح رہا کر دینے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے؟"

"کچھ نہ کچھ اثر اب بھی تمہارے ذہن پر باقی ہے۔" عمران مڑ کر اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"کیوں؟"

"کتنی بار سمجھاؤں کہ اگر تم اس عمارت سے برآمد ہوتیں تو ان کی گردنیں پھنس جاتیں... وہ علانیہ وہاں کمپیوٹر کمپنی کا بورڈ لگائے بیٹھے ہیں۔ جیسے ہی لسلی کے احوال سے آگاہی کا سلسلہ ختم ہوا، انھوں نے تمھیں رہا کر دیا۔"

"بقیہ لوگ کہاں ہیں؟"

"اپنے گھروں پر نہیں ہیں۔"

"اوہ... تو کیا... وہ بھی...؟"

"نہیں! وہ سب ادھر اُدھر بکھرے ہوئے ہیں... وہ سبھوں کو پکڑنے کے بکھیڑے میں نہیں پڑیں گے... تنویر یہاں کی نمائندگی کر چکا ہے۔ تمھیں اپنی ایک فطری کمزوری کی بنا پر پکڑا... گیا تھا۔"

"فطری کمزوری سے کیا مراد ہے تمہاری۔"

"عورتیں کھوپڑی سے باہر ہو کر بکواس کرتی ہیں اور مردوں سے زیادہ کھوجی ہوتی ہیں۔ بہر حال! میری چٹنی بن جانے کا سامان کر آئی ہو۔ اب مجھے وہ اس کرسی تک پہنچانے کی کوشش ضرور کریں گے۔"

"فضول باتیں نہ کرو... لسلی کو شیشے میں اُتارنے کی کوشش کرو۔ وہ ان کے خلاف شہادت دے گی۔"

"وہ گدھے نہیں ہیں! یہ بات پولیس کے ریکارڈ پر آچکی ہے کہ لسلی خود فراموشی کے مرض میں مبتلا ہے! لہٰذا اس کی شہادت قانونی حیثیت سے قطعی بے وقعت ثابت ہوگی۔ اسی لیے جیسے ہی اُنھیں علم ہوا کہ لسلی نے مجھے عمارت کا پتہ بتا دیا ہے۔ انھوں نے تمھیں وہاں سے نکال باہر کیا۔"

"تو پھر اب کیا کیا جائے؟"

"اب میں خود ہی جا رہا ہوں ان کے پاس۔"

"کیا مطلب...؟"

"ان سے کہوں گا بٹھاؤ مجھے کرسی پر اور ٹوپ چڑھا دو سر پر... میں ایکس ٹو تو ہوں نہیں کہ وہ مجھ سے اس کا اعتراف کرا لیں گے لیکن انھیں یہ ضرور معلوم ہو جائے گا کہ میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں، یا نہیں۔"

"فضول باتیں نہ کرو۔"

"ارے اسی چکّر نے تو میرا بیڑہ غرق کیا ہے۔" وہ جولیا کو گھونسہ دکھا کر بولا۔ "اگر میں تمہاری نظروں میں دوسروں ہی جیسا ہوتا تو تم کبھی میرے ایکس ٹو ہونے کے امکانات پر غور نہ کرتیں۔"

جولیا نے منہ دوسری طرف پھیر لیا... عمران ساحل سے ٹکرانے والی لہروں پر نظر جمائے کھڑا تھا... کچھ دیر بعد جولیا اس کی طرف مڑ کر بولی۔ "ہمارا تعلق پولیس سے تو ہے نہیں کہ ہمیں عدالتی شہادتوں کی پرواہ ہوگی۔ ہم اپنا طریق کار کیوں نہیں آزماتے۔"

"جاؤ۔ اس سلسلے میں ایکس ٹو سے احکامات حاصل کرو... اب میں ذاتی طور پر کچھ بھی نہ کر سکوں گا۔"

"وہاں سے مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے میں نے اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔"

"وہ احمق نہیں ہے... میرا خیال ہے کہ اس نے اپنے فون کا ریسیور اُٹھانے کی بھی زحمت گوارا نہ کی ہوگی۔"

"آخر کیوں؟"

"اس لیے کہ چوہوں کی طرح مارا نہ جائے۔"

"تب تو پھر تمھیں ہی ایکس ٹو ہونا چاہیے کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی سانڈوں کی طرح دندناتے پھر رہے ہو۔" جولیا جل کر بولی۔

"یعنی تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ وہ اپنے عہدے کا اہل نہیں ہے۔"

"پھر کیا کہوں؟"

"کیا تم نے ٹرانسمیٹر پر بھی اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی؟"

"نہیں۔"

"لہٰذا اس پر بھی کوشش کرو... اور میرے سامنے ہی کرو... تاکہ تمھیں مزید اطمینان ہو جائے، حالانکہ تمھیں پہلے بھی اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ میری موجودگی ہی میں تمہارے پاس اس کی کالیں آئی ہیں۔ بہر حال تمہارے ذہن سے یہ خبط نکلنا چاہیے کہ میں ایکس ٹو ہوں۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ تمہارے دوسرے ساتھی اسی کے حکم سے انڈر گراؤنڈ ہوئے ہیں۔"

"میں نہیں سمجھ سکتی کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟"

"جب تم ہی نہیں سمجھ سکتیں تو کیا میں سر کے بل کھڑا ہو جاؤں۔"

"یہ کیا بات ہوئی...؟"

"ایکس ٹو کے بعد تمہارا ہی عہدہ ہے۔"

"اونہہ... دیکھوں... لسلی ہوش میں آئی یا نہیں۔" وہ مڑ کر کمرے میں چلی گئی۔ عمران نے بے پروائی سے شانوں کو جنبش دی اور برآمدے سے اُتر کر ساحل کی طرف بڑھ گیا۔ سورج غروب ہوئے خاصی دیر ہو چکی تھی... لیکن ابھی افق میں شوخ رنگوں والی دھاریاں باقی تھیں جن کی چھوٹ ساحل پر پڑ رہی تھی۔ ایک ویران جگہ پہنچ کر اس نے زیرو نائین کا ٹرانسمیٹر نکالا اور ایکس ٹو کی آواز میں بلیک زیرو کے توسط سے اپنے دوسرے ماتحتوں کو ہدایات دینے لگا۔ . .

★★

سیاہ رنگ کا بڑا سا سوٹ کیس احتیاط سے منی ٹرک پر رکھ دیا گیا اور وہ دونوں ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھے۔ پیٹرسن ڈرائیو کر رہا تھا اور اس کا ساتھی پشت گاہ سے ٹک کر سگریٹ سُلگانے لگا۔ دن کے دس بجے تھے۔ دھوپ میں ابھی زیادہ تمازت نہیں آئی تھی۔

"اب پتہ نہیں کس کی شامت آئی ہے؟" پیٹرسن کا... ساتھی بڑبڑایا۔

"آئی ہوگی کسی کی۔" پیٹر بے پروائی سے بولا۔

"کرنل کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ آخر اس عورت کو یونہی کیوں نکال دیا۔ اس کا ساتھی تو اب تک ٹریٹمنٹ کے زیرِ اثر ہے۔"

"سوال تو یہ ہے کہ تم اپنا ذہن کیوں اُلجھا رہے ہو۔ ہمیں اپنے کام سے کام رکھنا ہے۔"

"لیکن! ہم جا کہاں رہے ہیں؟"

"شہ سواری کے کلب کے آس پاس۔"

"وہ تو شہر کے باہر ایک ویران مقام پر ہے اور مجھے نہیں یاد پڑتا کہ پہلے کبھی یہ سوٹ کیس ایسے کسی ویران مقام پر لے جایا گیا ہو۔"

"تم پھر بہکنے لگے

"ہمارا کام خطرناک ہے پیٹرسن۔"

"جب تک لاکٹ تمہارے پاس موجود ہے تمھیں کوئی خطرہ نہیں۔" پیٹرسن نے کہا۔ اس کا ساتھی غیر ارادی طور پر اپنے کوٹ کی اندرونی جیب ٹٹولنے لگا تھا۔ گاڑی شہر سے باہر نکل کر ایک کچے راستے پر مڑ گئی۔ پیٹرسن کے ساتھی نے متحیرانہ انداز میں چاروں طرف نظر دوڑائی تھی۔

"اِدھر سے کہاں...؟" اس نے پوچھا۔

"دیکھو..." پیٹرسن جھنجلا کر بولا۔ "میں کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کرتا اگر کہیں جانا ہے تو وہی راستہ اختیار کروں گا جس کے لیے کہا گیا ہے۔"

"تم اتنے چڑچڑے کیوں ہو گئے ہو؟"

"کام کے دوران میں خاموش رہنا چاہتا ہوں۔" یہ راستہ اب دورویہ اونچی اونچی جھاڑیوں کے درمیان سے گزر رہا تھا۔ منی ٹرک کی رفتار بہت سست ہو گئی تھی۔ کیونکہ راستہ اونچائی کی طرف جا رہا تھا پھر ایک جگہ ٹرک روک دیا گیا۔ وہ دونوں نیچے اتر کر ٹرک کے پچھلے حصے کی طرف آئے اور پیٹرسن نے سوٹ کیس کا قفل کھول دیا لیکن ڈھکنا اوپر نہیں اٹھایا تھا۔ پھر وہ ٹرک کو وہیں چھوڑ کر جھاڑیوں میں گھستے چلے گئے تھے۔ آہستہ آہستہ سوٹ کیس کا ڈھکنا اوپر اٹھا... اور دو سیاہ لمبے لمبے بازو باہر آئے اور پھر یک بیک وہ پورا کا پورا اچھل کر ٹرک کے نیچے آ پڑا۔ سیاہ رنگ کا یہ کیکڑا جو کسی انتہائی جسیم کتے سے بھی بڑا معلوم ہوتا تھا۔ تیزی سے دوڑتا ہوا ٹیلے پر چڑھنے لگا۔ دور دور تک سناٹا تھا اور ہوا جھاڑیوں میں سرسرا رہی تھی۔ کیکڑا اب نشیب میں اتر رہا تھا اور اس کی رفتار سست ہو گئی تھی۔ اس کا رخ گھوڑ دوڑ کے میدان کی طرف تھا۔ ٹریک کے قریب ایک رکاوٹ سے تھوڑے ہی فاصلے پر وہ اونچی اونچی گھاس کے درمیان دبک رہا۔ تھوڑی دیر بعد دور سے کسی گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز آئی، جو تیزی سے قریب ہوتی جا رہی تھی۔ پھر گھوڑا، سوار سمیت دکھائی دیا تھا۔ شاید یہ کلب کا کوئی ممبر تھا اور تنہا مشق کر رہا تھا۔ گھوڑا دوسری رکاوٹیں پھلانگتا ہوا جب کیکڑے کے قریب والی رکاوٹ پھلانگنے لگا، تو اچانک کیکڑے نے اس پر چھلانگ لگائی۔ گھوڑا بھڑک گیا اور سوار کے حلق سے ایک بے ساختہ قسم کی چیخ نکلی تھی۔ وہ گھوڑے کی زین سے اچھل کر سر کے بل دور جا گرا۔ گھوڑا اتنی دیر میں کہیں کا کہیں پہنچ چکا تھا۔ کیکڑا اب آہستہ آہستہ سوار کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ بے حس و حرکت زمین پر پڑا ہوا تھا اور اس کے سر کے نیچے سے خون کی کئی لکیریں پھوٹ کر مختلف اطراف میں پھیل رہی تھیں۔ کیکڑا چند لمحے اپنے لمبے لمبے بازوؤں سے اس کا سر ٹٹولتا رہا پھر تیزی سے ٹیلے پر چڑھتا چلا گیا تھا۔ اس بار دوسری جانب والی ڈھلان پر بھی اس کی رفتار بہت تیز تھی... منی ٹرک کے پچھلے حصے کی طرف پہنچ کر ایک ہی جست اسے سوٹ کیس تک لے آئی پھر اس کے دہانے سے تیز سیٹی قسم کی آواز نکلی تھی اور اس نے اپنے لمبے لمبے بازوؤں سے خود ہی سوٹ کیس کا ڈھکنا بند کر لیا تھا۔ پیٹرسن اور اس کا ساتھی غالباً سیٹی کی آواز ہی سن کر دوڑتے ہوئے واپس آئے تھے۔ تیزی سے سوٹ کیس کو مقفل کیا تھا اور منی ٹرک کو لے بھاگے تھے۔

●

کھلے ہوئے دروازے سے کوئی وزنی چیز فرش پر آ گری تھی۔ وہ چونک پڑے۔ یہ پتھر کا ایک ٹکڑا تھا جس کے گرد کاغذ لپٹا ہوا تھا۔ عمران اٹھ کر دروازے تک آیا۔ چاروں طرف نظر دوڑائی اور پھر پتھر اٹھانے کے لیے جھکا۔ جولیا اور لسلی خاموش بیٹھی اسے دیکھے جا رہی تھی۔ کاغذ کی تہ کھول کر اس نے پتھر کا ٹکڑا باہر پھینک دیا۔ کاغذ پر کچھ تحریر تھا جسے پڑھتے وقت اس کے چہرے کا اتار چڑھاؤ ان دونوں ہی کو تشویش آمیز لگا تھا۔ اس کے بعد اس نے کاغذ کو پرزے پرزے کر کے اس کی گولی بنائی تھی اور ایک طرف اچھال دی تھی۔

"کیا بات ہے؟" جولیا نے مضطربانہ انداز میں پوچھا۔

"لسلی کے باپ گلینی پے ٹی شیو کا خاتمہ ہو گیا اور اب سفارت خانے کے عملے کو لسلی کی تلاش ہے۔"

"گگ... کیسے؟" لسلی بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بیٹھ جاؤ۔" عمران ہاتھ اٹھا کر نرم لہجے میں بولا۔ "کیا اسے گھوڑ سواری کا شوق تھا؟"

"ہاں! وہ ایک مقامی کلب کا ممبر بھی تھا۔"

"آج گیارہ بج کر پندرہ منٹ پر مشق کے دوران میں گھوڑے سے گر کر مر گیا۔"

"خدا کی پناہ!" وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر بیٹھ گئی۔

"خود کو سنبھالو! ہو سکتا ہے کہ ایک بار پھر پولیس حرکت میں آ جائے اگر تم سفارت خانے کے عملے کے ہاتھ لگ گئیں تو باپ کی موت کا صدمہ تمھیں بھی باپ ہی کے پاس پہنچا دے گا... میں اسے حادثہ سمجھنے پر تیار نہیں۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو خدا کے لیے مجھے بچا لو۔ میں مرنا نہیں چاہتی۔" لسلی روہانسی ہو کر گھگھیائی۔

"تم فکر مت کرو۔" جولیا پُرعزم لہجے میں بولی۔ "پہلے ہم مریں گے پھر تم پر آنچ آئے گی۔"

"تم نہیں سمجھ سکتے... وہ منحوس کیکڑا..."

"میں یقین نہیں کر سکتی! اندھیرے میں کوئی بھی اُسے نہیں دیکھ سکا تھا محض اندازے کی بنا پر کسی اتنے بڑے کیکڑے کی کہانی عام ہو گئی۔"

"میں نے اسے روشنی میں دیکھا ہے، یہاں نہیں، سوئٹزرلینڈ میں... وہ ہمارے ہی ادارے کی ملکیت ہے! خود سوئس پولیس کو اس کی تلاش تھی... لیکن اسے کہیں سے بھی برآمد نہیں کیا جا سکا تھا۔" جولیا نے عمران کی طرف دیکھ کر متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں لیکن عمران اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔ لسلی کو بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں گہرے تفکر کی پرچھائیاں تھیں۔

"ایک بار ادارے کے ایک فرد پر اس نے حملہ کیا تھا... میری موجودگی میں..." لسلی کہتی رہی۔ "اس نے اس پر فائر کیے تھے لیکن گولیاں اس پر پڑ کر اچٹ گئی تھیں اور بالآخر کیکڑے نے اس کو مار ڈالا تھا۔" جولیا کچھ نہ بولی۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"آخر تم لوگ کوئی احتیاطی تدبیر کیوں نہیں کرتے۔" لسلی بدستور بولتی رہی۔ "یہاں اس ہٹ میں تو ہم بہت آسانی سے مار لیے جائیں گے۔ رات کو یہاں بلا کا سناٹا ہوتا ہے جیسے ہم کسی قبرستان میں مقیم ہوں۔"

"ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "ہم کوئی احتیاطی تدبیر کر لیں گے۔"

"اب تک کیوں جھک مارتے رہے ہو۔" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "وہ تمھیں سب سے زیادہ خطرناک آدمی سمجھتے ہیں اور تم یوں کھلے بندوں پھر رہے ہو... میک اپ ہی کر لیا ہوتا۔"

"اب میں انھیں یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ میں ہی ایکس ٹو ہوں..."

"یہ کیا دیوانگی ہے۔"

"بس دیکھے جاؤ... یہ کیکڑا یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتا۔"

"ضروری نہیں کہ ہر بار تمھارے اندازے درست نکلیں۔"

"سنو... مائی ڈیئر جولیا... نہ میں اپنی مرضی سے پیدا ہوا تھا اور نہ اپنی خوشی سے مروں گا۔"

"فضول باتیں نہ کرو..."

"تم جاؤ یہاں سے، میں لسلی سمیت یہیں رہوں گا۔"

"یہ ناممکن ہے! میں تمھیں ان حالات میں تنہا نہیں چھوڑ سکتی..."

"تم سچ مچ اس پاگل آدمی کو بے حد چاہتی ہو۔" لسلی بول پڑی۔

"اپنے کام سے کام رکھو۔" جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معاف کرنا... میری ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے۔" لسلی گڑگڑائی۔

"اوہ... کچھ نہیں!" جولیا ہنس کر بولی۔ "تم ٹھیک کہتی ہو، یہ پاگل ہے۔ میری ذہنی حالت بھی ٹھیک نہیں رہنے دیتا۔"

"جب دو عورتیں تمھیں پاگل تسلیم کر لیں تو کوئی اسپشلسٹ بھی دنیا کو یقین نہ دلا سکے گا۔" عمران مایوسانہ انداز میں بڑبڑایا۔

"آخر تمھیں خطرے کا احساس کیوں نہیں ہے یا پھر مجھے ہی جھوٹی سمجھتے ہو گے!" لسلی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"خواہ مخواہ سر نہ کھپاؤ۔" جولیا بولی۔ "اس کا جو دل چاہے گا وہی کرے گا۔"

"کم از کم دوسروں کی زندگیوں سے تو نہ کھیلے۔"

"ایک نہ شد دو شد... بیک وقت دو عورتوں کا تجربہ نہیں تھا۔ خدا مجھے معاف کرے۔" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

بہر حال عمران ہٹ چھوڑنے پر کسی طرح بھی آمادہ نہیں ہوا تھا... دن گزرا... شام آئی... اور دونوں عورتوں کے چہروں کا اضمحلال بڑھ گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ سچ مچ کسی پاگل ہی کے ہتھے چڑھ گئی ہوں۔ جولیا بھی شاید تن بہ تقدیر ہو گئی تھی۔

"رات کا کھانا سی سائڈ ہیون میں کھائیں گے۔" عمران سات بجے کے قریب چہکارا۔

"نہیں! سیدھے جہنم میں جائیں گے۔" جولیا جل کر بولی۔

"آہا! یہ تو بھول ہی گیا تھا کہ دو عورتوں کے درمیان ہوں۔" عمران نے متاسفانہ لہجے میں چند لمحے کھڑا کچھ سوچتا رہا... پھر بولا۔

اپنا قد بڑھائیے
ایس ایس کے استعمال سے چھوٹے قد کی عورتیں اور مرد اپنا قد ایک انچ سے تین انچ تک بڑھا سکتی ہیں، جدید آزمودہ ایس ایس صرف ۴۵ گولیوں کا کورس استعمال کر کے اپنا قد ۳ انچ تک بڑھایا جا سکتا ہے، بےضرر ہے، قیمت -/۵۰ روپے
موٹاپا ہمیشہ کیلئے ختم کیجئے
ایس سی کریم استعمال کر کے موٹاپا ہمیشہ کیلئے ختم کریں۔ کمر جتنی پتلی ہوگی عمر اتنی ہی طویل ہوگی
ایس سی کریم پیٹ، کولہے اور جسم کے کسی بھی حصہ کا موٹاپا دور کر کے جسم کو دبلا پتلا اور سیڈول بناتا ہے۔ بےضرر ہے.... قیمت -/۵۰ روپے، خط لکھ کر منگائیے
پتہ:- وکٹر انٹرنیشنل پوسٹ بکس ۶۳۱، کراچی ۱

"میں گاڑی لے کر آتا ہوں... پھر سی سائڈ ہیون چلیں گے۔"

"باہر اندھیرا ہے... ذرا احتیاط سے۔" جولیا بولی۔ عمران باہر نکل گیا۔ اور وہ خاموش بیٹھی ایک دوسرے کی شکل دیکھتی رہیں۔ پورا ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن عمران کی واپسی نہ ہوئی۔

"پتہ نہیں کیا ہُوا؟" جولیا بڑبڑائی۔

"جس حد تک میں نے خطرے کا احساس دلایا تھا، کوئی اور ہوتا تو باہر قدم نہ نکالتا۔" لیسلی نے کہا۔

"میں تمھاری جگہ ہوتی تو اُسے خطرے کا احساس دلائے بغیر مرضی کے مطابق چلاتی رہتی۔"

"میں نہیں سمجھی! تم کیا کہنا چاہتی ہو؟"

"اُسے خطرات سے ضد ہو جاتی ہے اور وہ آنکھیں بند کر کے اندھے کنویں میں چھلانگ لگا دینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔"

دفعتہً باہر سے کسی گاڑی کے رُکنے کی آواز آئی... پھر جولیا اُٹھ رہی تھی کہ عمران کمرے میں داخل ہُوا۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں دو بڑے بڑے ناشتہ دان لٹکا رکھے تھے۔

"یہیں کھائیں گے۔" اس نے کہا "سی سائڈ ہیون میں بہت بدبو ہے۔"

"تم نے دیکھا۔" لیسلی ہاتھ نچا کر بولی۔ "میں نہ کہتی تھی... اتنا بے وقوف نہیں معلوم ہوتا۔"

"تمھاری تو فیورٹ ڈش لایا ہوں۔" عمران نے جولیا سے کہا۔ جولیا کچھ نہ بولی۔ خاموشی سے اُسے دیکھے جا رہی تھی پھر وہ کھانے کے کمرے میں آئے تھے اور دونوں عورتوں نے کھانا میز پر لگایا تھا۔ کھانے کے دوران میں دفعتہً جولیا نے محسوس کیا جیسے اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبا جا رہا ہو۔ اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران اور لیسلی کو دیکھا... اُن دونوں کی بھی آنکھیں بند تھیں اور مُنہ آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ اس نے بوکھلا کر اٹھنا چاہا لیکن قدم لڑکھڑائے اور پھر اُسے بالکل ہی ہوش نہ رہا۔ پھر آنکھ کھُلی تو روح فنا ہو گئی... یہ تو وہی کمرہ تھا جہاں کچھ دنوں پہلے اُسے ایک اذیت ناک تجربے سے گزرنا پڑا تھا۔ عمران اسی کُرسی پر بیٹھا ہُوا نظر آیا جس پر بٹھا کر وہ اس سے بھی اعترافات کرا چکے تھے۔ لیسلی بھی اپنی ہی طرح فرش پر پڑی دکھائی دی۔ کمرے میں ان تینوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ وہ خوفزدہ نظروں سے مشین کی طرف دیکھتی رہی۔ عمران کی آنکھیں بند تھیں۔ دفعتہً قدموں کی آہٹ سُنائی دی... اور مشین کا آپریٹر کمرے میں داخل ہُوا۔ جولیا بوکھلا کر اُٹھ گئی تھی۔ عمران نے بھی آنکھیں کھول دیں لیکن لیسلی اسی طرح پڑی رہی۔ آپریٹر مشین کے قریب کھڑا انھیں گھورے جا رہا تھا پھر وہ آہستہ آہستہ لیسلی کی طرف بڑھنے لگا۔ اس دوران میں شاید لیسلی کو بھی ہوش آ گیا۔ آپریٹر کو اپنے قریب دیکھ کر وہ اُٹھ بیٹھی۔

"تمھیں کرنل نے طلب کیا ہے۔" آپریٹر نے اس سے آہستہ سے کہا۔

"م... میں۔"

"جلدی کرو..." اس نے کہا اور اس کا بازو پکڑ کر اُٹھاتا ہُوا بولا۔

"آج وہ صبح ہی سے بہت غصّے میں ہے اور تم اپنے مشن میں ناکام رہی ہو۔ اس لیے شاید تمھاری خیر نہیں۔"

"مجھے بچالو..." وہ کسی ننھی سی بچّی کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ دفعتہً جولیا اپنی جگہ سے اُٹھی اور آپریٹر پر ٹوٹ پڑی۔ اس نے اس کے بائیں شانے پر کراٹے کا ہاتھ مارا تھا۔ دوسرے ہی لمحے میں وہ جھومتا ہُوا فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اچانک عمران بولا۔

"اوّل درجے کی احمق ہو۔"

"کیوں؟ کیا ہُوا؟" جولیا جھلّا کر پلٹی۔

"یہ تو کوئی [illegible] بندھا بیٹھا ہوں" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ کرسی کے پائے سے بندھی ہُوئی اس کے پیروں کی رسّیاں کھلتی چلی گئیں اور وہ کُرسی کے پاس سے ہٹ آیا۔ پھر اس نے جولیا کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"میں یہاں کرنل ہورلیشیو کو تلاش کرنے میں ناکام ہو گیا تھا۔ اس لیے خود ہی بندھ کر بیٹھ گیا کہ دیکھو اب کیا ہوتا ہے... تم نے کھیل بگاڑ دیا۔ پتہ نہیں کرنل نے کہاں سے لیسلی کو طلب کیا تھا۔"

"یہ سب کیا ہو رہا ہے... ہم یہاں کیسے پہنچے؟"

"خاموش رہو... اوہ۔" یک بیک عمران اچھل پڑا اور جھک کر آپریٹر کا جسم ٹٹولنے لگا اور پھر اس نے اس کے کوٹ کی اندرونی جیب سے ویسا ہی لاکٹ برآمد کر لیا جیسا لیسلی کی گردن میں پڑا ہُوا تھا۔ اس نے اسے اپنی ایڑی کے نیچے دبا کر توڑ دیا اور آہستہ سے بولا "اس کی وجہ سے اُسے علم ہو گیا ہو گا۔"

"کس بات کا؟"

"اسی کا جو ابھی یہاں ہوا ہے اس نے ہماری گفتگو صاف سُنی ہو گی۔" لیسلی دیوار سے لگی سہمی کھڑی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے گونگی ہو گئی ہو۔

"مجھے بتاؤ کہ ہم یہاں کیسے پہنچے؟" جولیا عمران کا شانہ جھنجوڑ کر بولی۔

"ہم اپنے ڈرائنگ رُوم میں نہیں ہیں۔" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ "اسی وقت کہانی بھی سننا چاہتی ہو۔" جولیا لیسلی کی طرف مڑ گئی اور اس کی طرف بڑھ ہی رہی تھی کہ وہ اچانک چیخنے لگی۔ اس کے ہاتھ داخلے کے دروازے کی طرف اُٹھے ہُوئے تھے۔ وہ اس جانب مڑے اور جولیا کی بھی چیخ نکل گئی۔ دیو پیکر کیکڑا کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کی سُرخ سُرخ آنکھوں سے شعلے نکلتے معلوم ہوتے تھے۔

دروازے سے کسی قدر آگے بڑھ کر رُک گیا۔ اس کے لمبے لمبے بازو بار بار ہل رہے تھے پھر وہ چلتا ہُوا لیسلی کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

"او کیکڑے..." عمران دہاڑا۔ "آخر تجھ سے کس زبان میں گفتگو کی جائے؟" پھر دفعتہً اس نے اس پر چھلانگ لگا دی تھی۔

"یہ کیا دیوانگی ہے؟" جولیا حلق پھاڑ کر چیخی تھی لیکن اتنی دیر میں وہ کیکڑے کی پشت پر سوار ہو چکا تھا۔ کیکڑے نے پلٹا کھایا اور اس کی گردن کو جکڑنے کی کوشش کرنے لگا لیکن عمران نے اسے جھٹکا دیا... وہ کئی فٹ پیچھے کھسک گیا تھا۔

اب کیفیت یہ تھی کہ عمران اس کے اور لیسلی کے درمیان حائل نظر آ رہا تھا۔ اس کی پشت لیسلی کی طرف تھی اور رُخ کیکڑے کی جانب۔ اس بار کیکڑے نے بالکل کسی کُتّے کی طرح اس پر جست لگائی تھی، یہ ٹکر ایسی تھی کہ عمران کے پاؤں اکھڑ گئے۔ وہ چاروں شانے چت گرا تھا اور کیکڑا اس کے سینے پر سوار ہو کر ایک بار پھر اس کی گردن جکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران نے اس کے دونوں بازو پکڑ لیے تھے اور انھیں ایک دوسرے سے الگ رکھنے کے لیے زور آزمائی شروع کر دی تھی۔ جولیا کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اُسے کیا کرنا چاہیے۔ کچھ بھی تو نہیں تھا ہاتھ میں کہ اسے پیٹ ہی کر رکھ دیتی! اور پھر آگے بڑھتی بھی تو کیوں کر۔ لیسلی اس سے بُری طرح چمٹی ہُوئی تھی اور اس طرح کانپ رہی تھی جیسے برف باری کا شکار ہو گئی ہو۔ ٹھیک اسی وقت بہت سے دوڑتے ہُوئے قدموں کی آوازیں سُنائی دیں جو لمحہ بہ لمحہ قریب ہوتی جا رہی تھیں۔ اتنے میں عمران اسے ایک بار پھر پرے جھٹک چکا تھا۔ وہ پشت کے بل فرش پر گر پڑا۔ ساتھ ہی ایسی آواز کمرے میں گونجی تھی جیسے کوئی بھاری پتھر بہت اونچائی سے زمین پر گرا ہو۔ تین آدمی کمرے میں گھُس آئے... کیکڑا ابھی سیدھا نہیں ہو پایا تھا کہ عمران نے اسے دبوچ لیا اور اس کے پیٹ پر گھونسے برسانے لگا۔ تینوں نووارد جہاں تھے وہیں رُک گئے... یکایک عمران کے مُنہ سے تحیّر زدہ سی آواز نکلی۔ کیکڑے کے نچلے حصّے کی کھال درمیان سے پھٹ رہی تھی اور اس کے اندر سے ایک انسانی جسم برآمد ہو رہا تھا۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے کھال پکڑ کر جھراٹا مارا... دوسرے ہی لمحے لیسلی چیخی تھی۔

"کرنل ہورلیشیو!"

لیکن... کرنل ہورلیشیو کی ٹانگیں کہاں تھیں... خوفناک... کولہوں کے پاس سے ٹانگیں غائب تھیں؛ اور وہ ہتھیلیوں کے بل تنا کھڑا تھا؛ اسی حالت میں اس نے پھر چھلانگ لگا دی، اس کا سر عمران کے سینے سے ٹکرایا تھا... لیکن اس بار وہ عمران کو ہلا بھی نہ سکا۔ عمران نے اسے اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا تھا۔

"خُدا کی پناہ۔" لیسلی کپکپاتی ہُوئی آواز میں کہہ رہی تھی۔ "یہ تو ایسا نہیں تھا۔ اس کی ٹانگیں کیا ہوئیں! یہ ہم سبھوں سے زیادہ قدآور تھا۔"

"کیوں بکواس کر رہی ہو!" عمران کرنل کو تینوں اجنبیوں کی طرف اچھالتا ہُوا بولا۔ "ہو سکتا ہے اس کی ٹانگیں دوسری جنگِ عظیم میں کام آ گئی ہوں۔ بہرحال کرنل اب قطعی بے بس تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ دیے گئے۔

"اب اس کو اسی کُرسی پر بٹھا دو۔" عمران نے اعتراف کرانے والی کُرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"تت... تم... کیا کرو گے!" کرنل بھرّائی ہُوئی آواز میں بولا۔

"سب سے پہلے تمھاری مصنوعی ٹانگیں تلاش کر کے تمھیں مکمل کروں گا۔ مجھے بے حد افسوس ہے کہ نادانستگی میں اتنی دیر تک ایک ادھورے آدمی سے لڑتا رہا۔"

"تمھارے علاوہ کوئی اور ایکس ٹو نہیں ہو سکتا! اب مجھے یقین آ گیا ہے کرنل کے ہونٹوں پر سفاک سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ذرا ہی سی دیر میں اس نے اپنی حالت پر قابو پا لیا تھا۔

"ایکس ٹو۔" عمران نے قہقہہ لگایا۔ "ایکس ٹو ذہنی جنگ کرتا ہے ہم سب اس کے مہرے ہیں۔ تمھارے فرشتے بھی اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ تمھیں شاید علم نہ ہو کہ اس وقت کیا ہُوا تھا، تمھارا آدمی پیٹرسن میرے ہٹ کی نگرانی کر رہا تھا۔ میں باہر نکلا تو اس نے میرے سر پر ریت سے بھرا ہُوا تھیلا مار کر مجھے بے ہوش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن خود ہی جھونک میں آ کر نیچے چلا آیا پھر اس سے سب کچھ اگلوا لینا مشکل کام نہیں تھا! نتیجے کے طور پر تم ہمیں دیکھ رہے ہو... میرے تمام ساتھی تنویر کا حشر دیکھ کر میک اپ میں اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے تھے لیکن تمھارے آدمیوں پر انھوں نے کڑی نظر رکھی تھی۔

اچانک لسلی مضطربانہ انداز میں بولی۔ "جب پیٹرسن تمہارے قابو میں آچکا تھا تو ہم کیسے بے ہوش ہوئے تھے؟"

"وہ حماقت مجھ سے سرزد ہوئی تھی۔" عمران شرماکر بولا۔ "میں نے تم دونوں کی پسندیدہ ڈشوں میں سرکاری نمک ملا دیا تھا اور خود بے ہوش بن گیا تھا پھر صفدر نے جس پر پیٹرسن کا میک اپ آسانی سے ہوگیا تھا۔ ہمیں اس عمارت میں پہنچایا تھا۔ اس طرح یہاں کسی کو کانوں کان خبر ہوئے بغیر ہمارا کام بہ آسانی بن گیا۔ پیٹرسن بھی وہاں اسی لیے موجود تھا۔ کہ کسی طرح ہم تینوں کو بے ہوش کرکے یہاں لایا جائے اور یہ لوگ مجھے اعترافات والی کرسی پر بٹھا دیں۔" کوئی کچھ نہ بولا... ادھورے آدمی کا سر سینے پر ڈھلک آیا تھا۔

●

دوسرے دن سائیکو مینشن کے ساؤنڈ پروف آڈیٹوریم میں خاصی چہل پہل تھی۔ عمران سمیت سارے ممبر موجود تھے اصرف تنویر غیر حاضر تھا... اسے اسپتال میں داخل کرادیا گیا تھا۔

"آج یہ پھر دولہا بنیں گے۔" کیپٹن خاور نے عمران پر فقرہ چست کیا۔

"سال میں کئی بار بننا پڑتا ہے۔" عمران شرماکر بولا۔ "لیکن میرے انشورنس ایجنٹ کو اس پر ذرّہ برابر بھی تشویش نہیں ہے۔" اچانک مائیکروفون سے آواز آئی۔ "اٹینشن۔"

یہ جولیا کی ریکارڈ کی ہوئی آواز تھی اور ایکس ٹو کی بھرّائی ہوئی آواز آڈیٹوریم میں گونجنے لگی۔ "ہمارے ایک بیرونی ایجنٹ نے ہم سے غداری کی تھی۔ اس نے اطلاع دی تھی کہ ایک شخص کچھ اہم کاغذات لے کر ہمارے ملک میں داخل ہو رہا ہے اور یہ کاغذات ہمارے بعض ملکی مفادات کے خلاف ہیں۔ وہ ائرپورٹ سے اُتر کر ایکروفنے میں جائے گا اور اپنا بریف کیس ایک ایسے آدمی کے حوالے کردے گا جو وہاں پہلے سے موجود ہوگا۔ حالانکہ وہ محض ایک سازش تھی جو میرے ماتحتوں سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے کی گئی تھی۔ اور جس کا بنیادی مقصد مجھ تک پہنچنا تھا۔ کرنل ہورشیو اس سازش کا روح رواں تھا۔ لسلی محض اس لیے عمران کے پیچھے لگائی گئی تھی کہ میرے ماتحتوں سے قریب رہ کر میری جستجو کرسکے۔ کرنل ہوریشیو جو بے حد خطرناک آدمی ہے۔ دس سال پہلے اس کی ٹانگیں ایک حادثے میں ضائع ہوگئی تھیں لیکن اب وہ ہتھیلیوں کے بل ہرنوں کی طرح چوکڑیاں بھر سکتا ہے۔ بہرحال اپنے ادھورے پن ہی کی بنا پر ایک غیر معمولی جسامت والے کیکڑے کا روپ دھار سکتا ہے کیکڑے کے اس مصنوعی خول کی پشت کے استر میں بلٹ پروف لگے ہوئے تھے جن سے گولیاں اچٹ جاتی تھیں۔ اس روپ میں اسے نے درجنوں قتل کیے ہیں اور دنیا کے مختلف حصّوں میں خاصا ہراس پھیلایا ہے۔ اس نے اعتراف کرلیا ہے کہ گلینی بھی اسی کا شکار ہوا تھا... اور ہاں اَب میں صرف جولیانا فنٹر سے مخاطب ہوں... لیکن تم سب کے سامنے اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتا... پھر بھی اسے یہ خبط اپنے ذہن سے نکال دینا چاہیے کہ عمران ہی ایکس ٹو ہے۔"

عمران اپنے دونوں کان پکڑ پکڑ کر گالوں پر تھپڑ مارنے لگا تھا۔ وہ سب خاموش تھے اور جولیا دوسری طرف مُنہ پھیر کر کسی ایسے بچّے کی طرح مُنہ بنا رہی تھی جو یک بیک روپڑنے کی خواہش کا گلا گھونٹ دینے کی کوشش کر رہا ہو۔ ایکس ٹو کی تقریر کا سلسلہ ختم ہوچکا تھا۔

دفعتہً عمران اپنی رانیں پیٹ پیٹ کر کہنے لگا۔ "ہائے میرے کمیشن کی بات تو رہ ہی گئی... اب کیا ہوگا...؟"

"پچاس روپے مجھ سے اُدھار لو اور ریس کورس کی طرف دوڑ جاؤ۔ آج کل تمہارے ستارے عروج پر ہیں۔" چوہان بولا۔

"ہُوا کریں۔ گھوڑے تو مجھے پسند نہیں کرتے۔"

"انھیں بھی ساتھ لے جاؤ..." خاور نے آنکھ مار کر جولیا کی طرف اشارہ کیا۔

"مجھ کو کسی گھوڑے ہی کے حوالے کرکے خود گھر کی راہ لیں گی۔ خُدا کی پناہ! اگر انھیں ان کے شُبہے پر یقین آہی جاتا تو کیا ہوتا۔ تم سب تو میک اَپ کرکے غائب ہوگئے تھے۔"

"تم لوگ بکواس بند کرو۔" جولیا روہانسی آواز میں چیخی اور پیر پٹختی ہوئی آڈیٹوریم سے نکل گئی۔

عمران دونوں ہاتھوں سے مُنہ دبائے احمقانہ انداز میں اپنی ہنسی روکنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔